۷۸۶
اللہ اکبر
اللہ اکبر
اجراء فرمودہ عالیجناب حضرت امیر ملت عظیم البرکت زبدۃ الاولیاء حافظ سید حاجی پیر جماعت علی شاہ صاحب
محدث علی پوری قدس سرہ
نمبر وصالِ محبوب حبیب خدا (اعلیٰ حضرت امیر ملت)
انوار الصوفیہ
مسجد نور علی پور شریف
جلد ۳۴
شمارہ نمبر ۱۱
مدیر مسئول
حاجی مولوی محمد امام الدین
رائے پوری
مدیر اعزازی
جناب صاحبزادہ مولانا حاجی انور حسین شاہ صاحب علی پور شریف
حاجی مولوی محمد امام الدین ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے ممتاز برقی پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر مسجد سیالکوٹ سے شائع کیا!

کے دلوں سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ وہ کیا چراغ تھا۔ جس کے گل ہوتے ہی چورا شریف کی محفل سونی سونی نظر آنے لگیں۔ دینی انجمنیں اجڑ گئیں۔ مدرسے رو رہے ہیں۔ یتیم خانے آہیں بھر رہے ہیں۔ ہر قسم کے تعلیمی یا امدادی اداروں پر ہو کا سا عالم خاموشی چھا گئی۔ سب حیران ہیں کہ ہوا تو کیا ہوا۔ وہ ہمارا مربی کہاں چلا گیا۔ وہ ہمارا مشفق و غمخوار کدھر روپوش ہو گیا۔ آج پاکستان کے دینی حلقے یتیم ہو گئے۔ ضعیفیت نے سر لپیٹ لیا۔

سب سے بڑھ کر ستم یہ ہوا۔ کہ اسلام کا درد اب دل کی تلاش میں سرگرداں ہو رہا ہے۔ مگر اسے کوئی ٹھکانا میسر نہیں آ رہا ہے۔ ہمت و استقلال آج کسی بوڑھے پیکر کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ کتاب آزادی کے بعض منتشر گوشوں کا شیرازہ بند آج اسی قوم کو خدا کے سپرد کر کے رخصت ہوا۔ مدینتہ الرسول سے آنے والی ہواؤں سے فرحت محسوس کرنے والا آج خود انہیں عنبری ہواؤں میں جا بسا۔ جدہ کے اس پار رہنے والوں کے لئے علی پور کی سرزمین کو سراپا استقلال و مجسم انتظار بنانے والا چشم عالم کے لئے خود ہی ایک مستقل انتظار بن گیا۔ صف اصفیا بلا سالار کے رہ گئی۔ کتاب تصوف کا دیباچہ گم ہو گیا۔ آسمان ولایت اپنے آفتاب کو ڈھونڈ رہا ہے کوئی تاریکی سی تاریکی ہے۔ شریعت کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ طریقت کا چہرہ بے رونق ہو گیا۔ معرفت کا چشمہ خشک ہو گیا۔ متلاشیان حقیقت ویرانوں میں بھٹکنے لگے۔ اب انہیں صراط مستقیم کی طرف کون پکارے گا۔ آہ آج اسلام کے باغ کی بہار رخصت ہو گئی۔ چورے شریف کی سرزمین پر پھونک پھونک کر قدم رکھنے والا عشق کے زندہ جاوید نقش پا اس سرزمین پر بھی چھوڑ گیا۔ باواجی صاحب کا عاشق صادق رخصت ہوا۔ لیکن حریم باواجی میں قیامت تک ان الفاظ کی گونج سنائی دیتی رہے گی۔ کہ سب کچھ ملا جو مل گئی اس در کی حاضری۔ خدا ہمیں قیامت میں اس محبوب حق کا ساتھ نصیب کرے اور مستقبل قریب میں اس محبوب خدا کے مزار کی زیارت۔ آمین

راقم تمام صاحبزادگان علی پور شریف کے ساتھ شریک غم ہے۔ والسلام۔ صاحبزادہ حافظ ظہور علی شاہ خلف بانکا پیر صاحب مرحوم

بر وفات حسرت آیات اعلحضرت امیر ملت

۲۶، ذیقعد ۱۳۷۰ھ رضی اللہ تعالےٰ عنہ لشب جمعۃ المبارک

عرض کردہ۔ فقیر سید محمود شاہ محبوب تجادی سنی حنفی جماعتی ہزاروی عفی عنہ

زار نالید آسمان و ہم زمیں ‏ رفت امیر ملت و ہم شاہ دیں
چوں تہ و بالا نگہ ید ز انکہ رفت ‏ شاہ جماعت شاہ عالم مہ جبیں
حامئی دین و سنت مقتدائے اہل دیں ‏ حافظ قرآن و سنت صاحب عشق دقیں
آں امام اہلسنت عارفاں را پیشوا ‏ کو سبق بردہ زہر خوبی و دیں
شاہ شاہاں میر میراں و فقیر ‏ نائب قرآں مظہر محبوب رب العالمیں
مجلس او درس آیات سنن ‏ صورتش را نور خواں سیرتش انور ببیں

رفت سلطان زماں نالاں جہاں از رحلتش
در سہ پیشش حفظ و حج و علم دیں
قطب عالم غوث کونین میر ملت نور حق
مرشد محمود سید ہست در دنیا و دیں

قواعد و ضوابط

اشاعتِ علم دین و تصوف۔ حضرات مشائخ کی سوانح عمریاں پبلک کے پیش کرنا۔ اور ان کے اخلاق و آداب وغیرہ کی تعلیم دینا۔ یہ رسالہ ہر ماہ کی بیس تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ خط و کتابت میں پتہ صاف ہو۔ جوابی کارڈ۔ جن اصحاب کے ذمہ چندہ بقایا ہے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیویں۔

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ مشتمل مرثیہ وصال حضرت امیر الملت والدین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام الاولیاء والعارفین مولانا الحاج حضرت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ ۔

ای دریغا آفتاب علم و عرفاں ناگہاں — شد غروب از افق کانگہ بودہ ضو فشاں
در طریق معنوی لاریب چوں خیر القرون — در جلال بودہ رہبر پیر د... جواں
طے نمودہ منزل عین الیقین بے قیل و قال — بودہ بے شک واقف حق الیقین عالی نشاں
راہ نورد عالم علوی بزہد و ہم ورع — جملہ اوصافش بذات خاص چوں ... و جانیاں
ای کہ در راہ حقیقت فی الحقیقت گامزن — قدوۂ آلِ عبا کاں رہنمائے سالکاں

عارفِ یکتائی دوراں سالک راہ سلوک — زاں جہت بودہ بدنیا پیشوائے عارفاں
ذاتہٗ نور من اللہ کان کالمتقد بیں — وجہ احسن کنجش المجتبیٰ فی کل آن
روئے پاکش لمعۂ بے شبہ کز لمعات نور — واقعی بودہ درخشاں اسم پاکش فی العیان
بلبل گلزار حیدر عمدۂ آلِ حسینؑ — خوش گلِ باغ رسول ہاشمی بودہ عیاں
چوں ندا ارجعی ناگہ بسمعش در رسید — از سر صدق و صفا لبیک گفتہ شد رواں
ناگہاں در یوم پنجشنبہ از قفس عنصری — کردہ روح پاک او پرواز تا قدسیاں
رخت رحلت برکشیدہ آں یگانہ روزگار — رفتنش شد باعث حزن و الم آہ و فغاں
ہر یکے در شش سلوکیت زیں سانحہ سوگوار — ہم بمثل گر مریداں و اقارب نوحہ خواں
اندریں ماتم ہمہ کس دل حزیں و پر ملال — ہر کسے از رفتنش گشتہ سراسیمہ بداں
مرقدش پر نور از لطفِ الٰہی دائما — در قیامت با رسول اللہ بادہ ہم عناں
کز پئے پس ماندگان و صاحبزادگان صبر جمیل — از لطفِ حق حاصل شاں باد ہر دم از ندائے ... ستحان

(مولانا خطیب عبدالحق از کوٹلہ)

وصالِ محبوب

از محمد کرم الٰہی سیکرٹری انوار الصوفیہ پاکستان

قرنہا باید کہ یک صاحبدلے پیدا شود
بنالِ بلبل مسکین اگر بامنت سرباری است

ناظرین رسالہ کی خدمت اقدس میں ایک سانحہ دل گداز روح فرسا کا واقعہ دل خراش و ہوش ربا پیش کرتا ہوں جس کے صدمہ جانکاہ نے میرے ہوش و حواس میرے عقل و خرد کو معطل کر دیا۔ اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اس روح فرسا واقعہ کی تفصیل کیسے بیان کر سکوں۔ نہ یارائے صبر و سکوں ہے۔ نہ تاب تحریر و تقریر۔

دل و دماغ حیران و پریشان چشم پرنم خونِ جگر آنکھوں سے بہ رہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم نے کونسا ایسا گناہ کیا۔ کہ ہم سے برکت اور احسانِ عظیم کا پرتو۔ نورانی نور بخش معطی ایمان و ایقان نورِ دل و جان۔ طمانیت اور تسکین قلب عطا کرنے والی ہستی مظلوموں کی ہمدرد۔ بیکسوں کے ماوے ملجا پا افتادگان کے دستگیر۔ تمام عالم کے پناہ دینے والے۔ دین دنیا کے بادشاہ نگران قلوب اہل اسلام محافظ ایمان۔ قائم کنندہ سلطنتِ اسلام پاکستان ہم سے واپس لے لیا گیا۔ اس پر آشوب و قحط الرجال کے زمانہ میں ایسی مقدس اور متبرک برگزیدہ ہستی ہم سے اٹھائی گئی اور اہل اسلام پاکستان کو بالخصوص اور تمام اسلامی ممالک کو بالعموم یتیم کر دیا گیا تمام عقیدت مندان اور غلامان نہیں۔ بلکہ جملہ اہل اسلام کا اس صدمہ جانکاہ سے خونِ دل آنکھوں سے بہ رہا ہے

افسوس صد افسوس۔

بایزید اندر خراساں یا اویسؓ اندر قرن
کہ مادرِ عاشق زاریم و کار ما زاریست
سہ روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

یعنی مورخہ ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء مطابق ۲۶، ۲۷ ذیقعد ۱۳۷۰ھ یعنی پنجشنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب کے قریب ۱۱ بجے اللہ تعالےٰ نے اپنے مقبول ہستی قبلہ حاجات کعبہ مرادات سید السادات امام الاولیاء والعارفین سلطان الاصفیاء والسالکین سراج الاتقیاء والاکملین مرشد الکاملین والہام والمکین واقف امور شریعت و طریقت کاشف اسرار معرفت و حقیقت عالم۔ علوم الدونی قاسم انوار ربانی (ماحیٔ بدعت و ضلالت محی السنت والشریعت) قطب الاقطاب غوث الاغواث قیوم العالم سیدنا و مرشدنا مولٰنا الحاج اعلیحضرت امیر الملت عظیم البرکت حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی۔ مجددی محدث علی پوری قدس سرہ العزیز اکبر کت العزیز کو اس دارِ فانی سے دار البقا میں بلا لیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

اور ہم گناہگاروں کو گریاں و نالاں بے کسی و بے بسی میں چھوڑ دیا۔ کسی صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

شعر
دریں حدیقہ بہار و خزاں در آغوش است
زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش است

تمام خوشی غم سے مبدل ہو گئی اور آہ و فغاں کا شور برپا

ہوگیا۔ زمین و آسمان اہل دیدہ کے لئے تاریک ہو گئے۔ مریدان اور عقیدتمندان و جملہ اہل اسلام غم و اندوہ کی تصویر بن گئے۔ اور ہماری قسمت یہ دن دیکھنا نصیب تھا۔ ہم اس سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جاتے تو بہت بہتر تھا۔ مگر مرضی مولا از ہمہ اولیٰ ان مقبولان بارگاہ ایزدی و برگزیدگان درگاہ سرمدی کی رحلت بھی عامۃ المسلمین کی رحلت سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔ مومن کی موت تو اس کے روح کو قفس عنصری سے پرواز کرنے کے متعلق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ؎

شعر:۔ نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب او

مگر نورانی نور بخش بندگان کی نسبت موت و حیات مساوی درجہ رکھتی ہے۔ ان کو حیات ابدی و زندگی جاوید بارگاہ ایزدی سے عطا شدہ ہوتی ہے ؎ حافظ شیرازی لسان الغیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ایک اور صاحب فرماتے ہیں ؎

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جانے دیگر است

درویش مقبول ہستی کے نزدیک احیاء فنا برابر ہے۔ فی الحقیقت فنا ان کے نزدیک بقا ہے۔ اور وہ ان کا وصال محبوب ہے بحکم الموت جسر یوصل الحبیب الحبیب الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار الاخرۃ سبحان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری زندگی بحکم وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ دنیاوی زندگی سے کئی گنا بہتر ہوتی ہے۔ ان کی زندگی بھی کرامت۔ رحلت بھی کرامت۔ سرکار علی پوری قدس سرہ العزیز بوجہ پیری و کبر سنی کے کئی دنوں سے ضعف ناطاقتی میں ایام زیست بسر کر رہے تھے مگر الحمد للہ بہت نورانیت و اتباع سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اس ضعف کے آپ تمام نمازیں نئے وضو سے ادا فرماتے رہے تیس اگست کو بعد از عصر ضعف کے آثار ظاہر ہوئے وایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسوقت حضور انور کو اسدن اپنی رحلت فرمانے کا حکم آگیا۔ اور نورانی فرشتے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ تو حضور نے اسدن سے اپنے تمام معمولات کے اختتام پر رحلت کرنے کے لئے کہدیا۔ چنانچہ حضور نے بعد از نماز عشا تمام معمولات اسدن سے ختم کر دیئے۔ تو فرشتہ رحمت کے ہمراہ واصل باللہ ہو گئے۔ مگر آپ جملہ غلامان و متعلقین کو ہر طرح سے تسلی و تشفی فرماتے رہے۔ اور ختم خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ادا فرماتے کے بعد نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا فرما کر حکم دیا کہ آج مہمانوں کو کھانا جلد کھلا دیا جائے۔ چنانچہ تعمیل ارشاد صاحبزادہ الحاج سید انور حسین صاحب و صاحبزادہ حاجی سید احمد حسین صاحب اور حاجی عبد العزیز خادم خاص نے حسب الارشاد (سرکار والا) مہمانوں کو کھانا کھلا دیا اور سرکار نے خود بھی ہریسہ کو اپنی انگشت مبارک سے چکھا اور ارشاد فرمایا کہ نماز عشا بھی اول وقت ادا کی جائے چنانچہ حضور نے عالیجناب حضرت مولنا الحاج صاحبزادہ سید انور حسین شاہ صاحب کے اقتدا میں حسب معمول بجماعت نماز ادا فرمائی۔ بعد از فراغت نماز عشاء چارپائی

پر لیٹ کر درود وظائف میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب نورانی بندگان حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ مجھے سردی لگتی ہے۔ اس واسطے نیچے لے چلو۔ اس وقت نورانی فرشتوں کا نزول پاک اور مقدس گھر میں ہو رہا تھا۔ صاحب بصیرت اہل دل ان کا ملاحظہ کر رہے تھے۔ جن پاک اور مقبول بندگان نے یہ کرشمہ دیکھا۔ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا۔ چنانچہ بتعمیل ارشاد حضور حضرت مولانا (؟) صاحبزادہ اختر حسین اور صاحبزادہ سید احمد حسین مدظلہ العالی اور حاجی عبدالعزیز صاحب خادم خاص حضور کے پاک اور مطہر وجود کو اٹھا کر نیچے لے آئے۔ اس حالت میں بھی ایک منٹ کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا (صاحبزادہ) اختر حسین مجھے تسبیح دو۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب نے تسبیح ہاتھ میں دی۔ اور حضور نے حسب معمول ختم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پڑھا۔ اور دعا فرمائی اور دل پر پھونک ماری۔ اور جسد کو روح پاک چھوڑ کر جان بجان آفرین کے سپرد کر کے واصل باللہ ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۔ اسی وقت اطراف واکناف عالم میں یہ خبر وحشت اثر چمک برق کی طرح پھیل گئی۔ تمام رات اعلیٰ حضرت امیر ملت کے فرزند اکبر اور دیگر صاحبزادگان وغلامان وعقیدتمندان وہاں اس حویلی میں موجود رہے۔ اور تمام اندوہ حزن کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ مگر ایک ضروری امر جس سے حضرت کی دنیا سے رحلت فرمانے کی نسبت کئی دن پیشتر اطلاع ہو چکی تھی۔ وہ یہ ہے کہ حضرت نے اس تاریخ سے پندرہ بیس روز پیشتر صاحبزادہ اکبر کو خلوت میں بلا کر چند امور ارشاد فرمائے۔ اور آج سے قریباً ۴۷ سال ہجری بلکہ خدام الصوفیہ بروز انوار ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ سال پیشتر خلف اکبر صاحبزادہ بلند اقبال کو دستار خلافت عطا کر کے رشد و ہدایت کے لئے خلیفہ مقرر فرما دیا ہوا تھا۔ اسی رات قریب ایک بجے خاکسار اور اہالیان سیالکوٹ کو اطلاع کے لئے صاحبزادہ صاحب نے نہایت مہربانی فرما کر دو غلامان بندہ کے پاس بھیجے۔ اور خاکسار اسی وقت دیگر امصار میں تار ہا روانہ کرنے کے بعد پہلی ہی لاری میں آستانہ عالیہ میں پہنچ گیا۔ غسل سے پیشتر حضور کے روضہ شریف کے لئے موزوں جگہ منتخب مقرر کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ بلند اقبال مولانا محمد حسین صاحب وصاحبزادہ سید اختر حسین صاحب وخاکسار ودیگر احباب مسجد نور کی جانب جنوب کے باغ میں گئے۔ موجودہ جگہ بالاتفاق روضہ کے لئے منتخب کی گئی۔ اور جگہ معین کرنے کے وقت حضرات صاحبزادگان اور خاکسار کے دل ودماغ میں روضہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائے وقوع کے ساتھ مناسبت کا خیال تھا۔ قریباً ۱۲ بجے زیریں کمرہ میں حضور کو صاحبزادہ حاجی الطاف حسین صاحب ومولانا وصاحبزادہ سید انور حسین۔ الحاج مولوی محمد عالم حاجی کرم الٰہی صاحب غلام جیلانی کلیم۔ چوہدری سید احمد حاجی عبدالعزیز صاحب نے غسل میں شمولیت کی۔ اس آخری خدمت حسن وخوبی سے سرانجام دی گئی۔ یہ انہی کا حق تھا۔ بعد غسل کے آخری لباس حضور کے زیب تن کیا گیا۔ اور محترمی مولانا الحاج مولوی محمد امام الدین صاحب وخاکسار نے معطر دستار سرکار کے زیب سر مبارک کی بعد ازاں مشتاقان زیارت کے لئے جو ہزارہا کی تعداد میں بالا خانوں اور چھتوں اور صحن میں موجود تھے۔ سرکار کا مطہر ومقدس جسد عنصری حویلی کے صحن میں رکھا گیا۔ تاکہ ہر خاص وعام آپ کے نورانی چہرے کی زیارت سے مستفیض ہو جاوے

پھر قریباً بعد از نماز جمعہ ڈھائی بجے حویلی سے جنازہ اٹھا کر دولت کدہ حضور میں برائے زیارت اہلبیت و مستورات دیگر ٹھہرایا گیا۔ چونکہ جم غفیر پڑ گیا۔ اسلئے جنازہ مسجد نور میں تھوڑی دیر کیلئے رکھا گیا بعد ازاں علی پور شریف کے جنوب کیطرف وسیع میدان میں مکرمی محترمی عالی جناب حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سجادہ نشین چورہ شریف و نبیرہ اعلیٰ حضرت سلطان المشائخ پیر و مرشد اعلیٰ حضرت امیر ملت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ شاملین نماز جنازہ کی تعداد قریباً تینس ۳۰ پینتیس ۳۵ ہزار تھی۔

اور بعد از نماز جنازہ وہ ہزارہا مردمانِ جنازہ اٹھا کر اس باغ میں لائے۔ جہاں روضہ کی جگہ منتخب کی گئی تھی جہاں پر ہزارہا بندگان خدا۔ سعیدان ازلی نے سرکار علی پوری اقدس سرہٗ العزیز رحمے پر نور کی دوسرے دن تک زیارت کی۔ روضہ اقدس کی تعمیر کے لئے بہت سے صرفہ کی ضرورت ہے۔ اور اس مبارک تعمیر میں ہر غلام سرکار کا فرض ہے کہ اس میں حصہ تا بمقدور لیکر سعادتِ دارین سے بہرہ اندوز ہو۔

جسد اطہر سرکار علی پوری قدس سرہ العزیز مجوزہ جائے مرقد منور کے نزدیک لاکر نہائیت آرام سے صندوق میں رکھ کر لحد میں اتار اگیا۔ آہ و فغاں کا شور برپا ہو گیا۔ جن و انس و ملائک گریہ کناں تھے۔

اور صندوق کو بند نہ کیا گیا۔ نہ ہی مرقد منور کو مکمل کیا گیا۔ کیونکہ غلامانِ و عقیدتمنداں بہ کثیر تعداد برائے زیارت آرہے تھے۔ لعینہ اسی وقت جب کہ صندوق لحد میں رکھا گیا۔ اسی وقت بسرکردگی عالیجناب حضرت مولانا الحاج صاحبزادہ حافظ سید حیدر حسین صاحب جملہ طلباء اور حفاظ نے تلاوت قرآن شریف شروع کر دی۔ اور ... قرآن شریف ... تا امروز قرآن شریف کی تلاوت جاری ہے۔ یکشنبہ کی صبح کو مسجد نور میں ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور قل شریف کا لاکھ لاکھ بار پڑھا گیا اور پھر ختم پڑھا گیا۔ اور عالیجناب فضیلت مآب صدر الافاضل مولانا الحاج حضرت صاحبزادہ پیر محمد حسین صاحب علی پوری مدظلہ العالی خلف اکبر سرکار علی پوری نے دعا فرمائی۔ قریب ایک ہزار کے غلامان شامل دعا ہوئے۔ اور بعد ازاں کو جمعرات کے روز پھر ختم جمعرات کیا گیا۔ جس میں قریب ایک ہزار کے غلامان شامل تھے۔ مرقد منور پر سائبان لگ رہا ہے اور بسرکردگی جناب صاحبزادہ سید حیدر حسین صاحب دو تہرہ سرکار علی پوری مدظلہ قدس سرہٗ قرآن خوانی جاری ہے۔ ہر روز غلامان و عقیدتمنداں روضہ اقدس پر حاضر ہو کر مرادات و فیوضات کے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

میری سرکار کے آخری ایام

برادران طریقت۔ السلام و علیکم   از صاحبزادہ انور حسین شاہ

اگرچہ فقیر کو مضمون نویسی کی عادت نہیں۔ نہ کبھی مضمون لکھا ہے۔ چونکہ نسبت قوی ہے اسلئے چند سطور بطور تبرک تحریر کر کے نام لیواؤں میں اپنا نام درج کرنا چاہتا ہوں ۱۴ ر رمضان المبارک کا دن تھا۔ جبکہ حضور قبلۂ عالم کو اچانک لیٹے ہوئے سردی لگ کر بخار شروع ہوا۔ غالباً تمام عمر میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ جبکہ حضور انور کو سخت سردی لگی۔ بخار ہوتے ہی فرمایا کہ لوٹا گرم کیا جائے۔ ایک مقامی حکیم سے فقیر نے کچھ ادویات لا کر پیش کیں۔ تو حضور نے کھانے سے انکار فرمایا۔ بخار کیوجہ سے حضور کو قریباً ستر ۷۰ گھنٹے بیہوشی رہی۔ صبح سات بجے حضور کو آرام ہوا۔ اس رات حضور نے نماز تراویح بھی باجماعت ادا نہیں کی۔ اس سے قبل روزانہ تراویح میں قرآن مجید سنتے رہے ہوتے تھے۔ بعد سرد ادویات کا استعمال کیا گیا۔ جس سے قدرے افاقہ نظر آتا رہا۔ مگر خشکی اور گرمی حد سے زیادہ ہو گئی تھی۔ دوسرے روز عین اسی وقت پھر بخار ہو گیا جسکی وجہ حضور نے بڑی گرمی محسوس کی۔ اور ... خانہ ... بوانے کا حکم فرمایا۔ ... ۲۳ ...

نظم

از عالیجناب استاد الحکماء حضرت مولانا الحاج حکیم خادم علی صاحب سیالکوٹی

جماعت علی شاہ فرخ نہاد — کہ مانند او کم گیتی نزاد
مطیع رسول مطاع جہاں — بذکر خداوند رطب اللسان
سر خیل حجاج بیت الحرام — بلب تلبیہ آب زمزم بجام
حضور پیمبر شدے بارہا — بہ قلبش ازاں نور انوار ہا
کلام خدا را امین سینہ اش — پئے مفلساں وقف گنجینہ اش
چناں نسبتش بد بہ خیر الوریٰ — کہ ہرگز نگشتے ز سنت جدا
بہ بزم احبا بسے مہرباں — بہ رزم مخالف چو شیر ژیاں
عدو را مطابق بتدبیر کرد — دل اہل آفاق تسخیر کرد
ز نورش بسے سینہا مستنیر — بباطن فقیر و بظاہر امیر
نرفت از در ش ہیچ ناکامیاب — عیاں فیض او صورت آفتاب
ہمہ را بایثار ترغیب داد — بہر کس در مہربانی کشاد
شد از صحبتش شخص غفلت شعار — حقیقت شناس و تہجد گزار
بہ بادہ بیاں کشف اسرار کرد — بسے گنج بر خلق اظہار کرد
بوصف کریمش دلیرانہ گو — نہ بد خوئیے کو نبود اندر او
بدنیا چو ابر بہاراں گذشت — خراماں درخشاں و باراں گذشت
ز دار فنا شد بدار البقا — نیاید ز حامد بہ جز دعا

بروحش خداوند رحمت کنار

بجنت مقام بلندش وکار

سیاست تہا ئید او بہرہ مند — شدہ یگانے ہمتش سر بلند
بہ جہاں گشت از بہر تبلیغ دیں — برآورد دلہا بزیر نگیں

زائچہ تواریخ وصال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مولانا ضیاء القادری کراچی

۱۳۷۰ھ

حضرت مکرم قطب اسلام — شیدائے اسمائے خیر الانام

۱۹۵۱ء — ۱۳۷۰ھ

درویش ذی علم — شیخ حق آشنا — وارث محبوب خدا

۱۳۷۰ھ — ۱۳۷۰ھ — ۱۳۷۰ھ

مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب — قبلہ برگزیدہ عالم نقشبندی علی پوری

۱۳۷۰ھ — ۱۳۷۰ھ

ملک الاولیا رضی اللہ عنہ

چوں پس ابر فنا آں مہر عرفاں شد غروب ۱۳۷۰ھ × رونما شد در جہاں تاریکی حزن وملال

ہاتف از من در غم آں قبلہ با سوز و گداز × شمس عالم رحمۃ اللہ علیہ گفت سال

۱۳۷۰ھ

چو از جہاں راہی شد آہ — سال وصالش گفت ضیاء

پیر جماعت حق آگاہ — زاہد و عارف ظل اللہ

۱۳۷۰ھ

آں جماعت علی کہ در حق او — اہل دیں مرشد گرامی گفت

اے ضیا سال رحلت آں شیخ — پیر اعظم ولی نامی گفت

۱۳۷۰

جنت کو گئے شیخ عدیم المثال — کہتے ہیں ملک اہل طریقت ہے ضیا

فردوس انہیں بخشے خدائے متعال — شیخ العرفا ہادی محبوب ہے سال

۱۳۷۰ھ

ہوئے واصل بحق وہ پیر طریق

تھا ولایت کا جن کی ذات حصر

پرتو نور نقشبند کی شان

لکھ ضیا۔ مہدئ مشائخ عصر

۱۳۷۰

دیگر

ہو گئے راہی باغ جنت ۔ پیر جماعت قبلہ عالم
دورِ رواں میں ذات تھی انکی ۔ ظلّ رسول ۔ باکرم
آل نبی تھے آل علی تھے ۔ تھے وہ معظم تھے وہ مکرم
تھے وہ محدث عالم و عارف ۔ ہے دو جہاں میں انکا ماتم
صاف حدیث شاہ رسل ہے ۔ موت العالم موت العالم
حیف کہ انکی موت کے باعث ۔ ہے شیرازۂ ملت برہم
لکھئے سال رحلت قبلہ
آل پیغمبر سید اعظم
۱۳۷۰

دیگر

امیر جماعت حقیقی — جماعت علی شاہ پیر حقیقی
محدث مفسر ۔ مبلغ ۔ مجدد — ہر اک علم میں بےنظیر حقیقی
شریعت میں صدر صفِ اہلسنت — طریقت میں روشن ضمیر حقیقی
وہ جبکے رُخ حق نما عیاں تھی — ضیائے سراجِ منیر حقیقی
وہ لختِ دل حیدر و آل زہرا — وہ سید وہ جید وہ پیر حقیقی
ہوئے واں سے صد حیف واصل الی اللہ — مریدوں کے وہ دستگیر حقیقی
ہے درویش ذی علم تاریخ انکی — حقیقت میں تھے دفتر حقیقی
۱۳۷۰

ضیا لکھے مرحوم کی سال رحلت
" جماعت علی شاہ پیر حقیقی "
۱۳۷۰ھ

از عالیجناب حضرت مولانا الحاج پیر سید فضل شاہ صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین جلال پور شریف

مکرمی و محترمی زاد افضالکم ۔

السلام علیکم ۔۔۔۔ ورحمۃ اللہ

کل ریڈیو کے ذریعہ معلوم کر کے کہ حضرت مولنا حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا انتقال ہو گیا ہے ۔ بے حد رنج و ملال لاحق ہوا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط حضرت مرحوم اسلاف کرام کی جیتی جاگتی تصویر تھے ۔ ان کو روحانی علو مرتبت ان کا بلند ترین علمی پایہ اور سب سے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی والہانہ عقیدت و شیفتگی اور اس پیرانہ سالی کے باوجود جوانا ہمتی اور عزم صمیم ایسے مسلمہ امور تھے ۔ جن کی وجہ سے اپنے زمانہ کے اکابر رجال پر امتیاز فوقیت حاصل ہے ۔ ان کی رحلت کا واقعہ کوئی معمولی چیز نہیں لہذا موت العالم موت العالم ۔ کے مطابق ایک سانحہ جانکاہ حادثہ قومی سے تعبیر کیا جائے گا ۔ فطرت باغ میں ایسے رنگین دیدہ زیب دلفریب پھول کبھی کبھی پیدا ہوا کرتے ہیں ۔ اور صناع ازلی کی کاریگری اپنے شاہد کار روز روز پیش نہیں کرتی بلکہ صدیوں اور قرنوں کے بعد ایسی مقدس شخصیتیں اور متبرک وجود کتم عدم سے عالم شہود پر آیا کرتے ہیں ۔ جن کے دم قدم سے دنیا کی رونق بڑھ جاتی ہے ۔ اور خطۂ ارض کے ساکنین کے لئے ایک نمونہ و مثال پیش کرتے ہیں ۔ جس پر چل کر انسان انسانیت اور آدمی آدمیت کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے ۔

گو ان نفوس قدسیہ کے ظاہری طور سے روئے

پوش ہونے کو نص قطعی کے مطابق موت سے تعبیر نہیں
جا سکتا۔ اور روحانی تصرفات اور باطنی فیوض ابدالآباد تک
قائم و دائم رہتے ہیں۔ بایں ہمہ ان کے جمال جہاں آرا
سے محرومی عاشق مزاج طبقہ کے لئے سوہان روح بن جاتی
ہے۔ اور ان کی اس فرقت سے متاثر و متالم ہو کر زیادہ
جزع فزع کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ اس فقیر کے
ساتھ حضرت شاہ صاحب کے بڑے قریبی تعلقات تھے۔
قلبی مراسم ان بزرگ کا نہ شفقتیں اور مخلصانہ عنایتیں ناقابل
فراموش ہیں۔ اور ان کی مبارک یاد صفحۂ دل سے کبھی محو
نہیں ہو سکتی۔ کل اس خبر نے میرے دل و دماغ کو کچھ دیر
کے لئے ماؤف اور معطل کر دیا۔ مگر آج کی رات کو میں
نے کیا دیکھا کہ شاہ صاحب کی شادی ہو رہی ہے۔ اور
وہ دولہا بنے ہوئے ہیں۔ سر پر سہرا بندھا ہے۔ براتیوں
میں بے شمار اولیاء اللہ علمائے کرام صلحائے عظام شامل
ہیں۔ گولے چل رہے ہیں۔ باجے بج رہے ہیں۔ یہ فقیر بھی
براتیوں میں شامل ہے۔ اور شاہ صاحب گھوڑے پر
سوار ہیں۔

اس بشارت عظمے سے طبیعت کو کچھ قرار اور سکون
حاصل ہوا۔ اس خواب کی تعبیر کسی تفصیل کی محتاج نہیں
حضرت شاہ صاحب کی برات جنت کو جا رہی ہے۔ انہیں
وہی ہیں کی مسرت نصیب ہیں۔ چونکہ روایتی دولہا کو ہوا
کرتی ہے۔ برات سیدھی جنت میں جائے گی۔ اور
وجوہ یومئذ مسفرہ ضاحکہ مستبشرہ کے مطابق وہ ہنسی خوشی
کے ساتھ اور اطمینان دل لئے ہوئے۔ یا ایتہا النفس
المطمئنہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی
اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے۔ اور رضائے فریقین کی
نعمت سے مشرف ہوتے ہوئے۔ اور اس کی عبودیت
کے مدارج طے کرتے ہوئے اس جنت میں داخل ہو
جائیں گے۔ جو کہ انہیں عمر بھر مطلوب تھا یعنی اعتباری
عزیت کو کھو کر ذات صمدیت میں فنا ہو جانا۔ اور اس
حد تک تقرب حاصل کرنا جہاں دوئی کا نشان بھی باقی
نہ رہے۔

اب رسمی طور پر یہ فقیر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اور
ایک بخشتے ہوئے روح کی ترقی مدارج کی دعا اور اللہ
کریم سے یہ التجا کہ وہ آپ اور آپ کے سارے خاندان
حضرت مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق کریں
اور ان کے فیوض برکات ہمیشہ آپ سب کے شامل حال
رہیں۔

براہ نوازش اب برادران محترم اور تمام اہل
بیت کو اس فقیر کی طرف سے پیغام ہمدردی پہنچا
دیں۔ یہ فقیر انشاء اللہ عید الضحٰے سے پہلے واپس گھر
پہنچ جائے گا۔ یہاں بغرض علاج آیا ہوا تھا۔

گورنمنٹ کیمپ پنجاب

۳ نمبر ۱۹۵۱ء

مکرمی اسلام علیکم ۔

اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا ۔ کہ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب واصل بحق ہو گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے ۔ اور ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا پڑتا ہے ۔

جہاں تک پیر صاحب کا تعلق ہے ۔ خدا تعالےٰ نے ان کو اپنی عبادت اور لوگوں کی ہدایت کیلئے کافی عمر عطا فرمائی ۔ لیکن پھر بھی پیر صاحب جیسی نیک سیرت ہستی کا انتقال ہم سب کے لئے وجہ ملال ہے ۔ کیونکہ ایسے نیک بندوں کا وجود ملک اور قوم کے لئے برکت اور ہدایت کا باعث ہوتا ہے خداوند تعالےٰ انکو غریق رحمت فرمائے ۔ اور آپ کو اور ان کے جملہ متعلقین کو صبر جمیل ۔ بنام مخدوم سید محمد حسین شاہ صاحب

(احقر العباد دنشتر گورنر پنجاب)

دفتر شیدائیان نبی کراچی

۴ ستمبر ۱۹۵۱ء

حضرۃ المعظم المحترم و المجد و الفضل مکرم دامت برکاتہم ۔

اسلام علیکم ۔ غم نصیبوں کی آرزوں کا سہارا ۔ آسمان علم و عرفان کا چاند تارا ۔ آہ کہ ایسے وقت اپنے رب کا پیارا ۔ اور اپنی ملت سے جدا ہوا ۔ جب کہ اس کی دعاؤں کی ملت کو انتہا ہی ضرورت تھی ۔

افواج کفر و شرک سیاہ بادلوں کی طرح انوار ملت بیضا پر محیط ہیں ۔ عالم اسلام اپنے خدا رسیدہ ہادی کے سایہ سے محروم ہو گیا ۔ بظاہر ہم غم زدہ اس صدمہ مفارقت کو اپنے لئے سانحہ عظیم سمجھتے ہیں ۔ لیکن ہمارے ایمانی جذبات رہنمائی کرتے ہیں ۔ اور اولیاء اللہ کی پاک روحیں حجابات جسم و جسد سے بے نیاز ہونے کے بعد اپنے متوسلین کی درد بھری صداؤں کو بارگاہ ایزدی میں باب اجابت تک پہنچانے میں زیادہ کامیاب ہوتی ہیں ۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال حقیقتاً موت العالِم موت العالَم کے مصداق ہے ۔ تمام

عالم اسلام اس حادثہ جانکاہ پر اشکبار ہے ۔

یہ فقیر حقیر حضرت اقدس کی زیارت سے شرف اندوز اور سعادت دست بوسی سے بارہا فیضیاب ہوا ۔ بنارس سنی کانفرنس کے بعد وہ پاکیزہ ساعتیں میری روحانی کیفیات کی یادگار رہیں گی ۔ جب کہ حضور قبلہ عالم آخری بار زیارت سے مشرف ہو کر تھوڑے وقت کے لئے کراچی میں مقام فرما ہوئے ہیں ۔ اور اس بینوا کو نہ صرف بار یابی کا موقع نصیب ہوا تھا ۔ بلکہ خدمت اقدس میں حج کی واپسی پر تاریخیں سنانے کی بھی اجازت عطا ہوئی تھی حضور پر نور نے اپنے دست اقدس سے مصلی تسبیح اور کلاہ معہ دیگر برکات مرحمت فرما کر ذرہ نوازی فرمائی تھی کیا علم تھا کہ شفقت بزرگانہ یہ زیارت جمال آئندہ نصیب نہ ہو گی ۔ اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت عظمےٰ ہم سے اٹھا لی گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اس فقیر عاجز نے آج جو تعارف ہے جمعیۃ المشائخ کراچی اور مجلس شیدائیان نبی کراچی میں حضور قبلہ عالم کی [illegible]

تعزیت بحیثیت خادم و صدر ہونے سے منظور کرائیں۔ جمعیۃ المشائخ کی تجویز تو اسی روز بذریعہ رجسٹری خدمت اقدس میں روانہ کر دی تھی۔ مجلس شیدائیاں نبی کی تجویز اس عریضہ کے ہمراہ روانہ کی جا رہی ہے۔

اپنے جذبات عقیدت کو بطور نذر عقیدت تاریخ وصال کی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔ آخر میں مؤدبانہ خدمات والا میں گذارش ہے کہ یہ فقیر بھی اس عالم روح فرسا میں جو حضور پر نور کے واقعۂ وصال سے حضرت والا اور تمام فرزندان حضور کو خصوصاً اور تمام پسماندگان اور وابستگان کو عموماً پہنچا شریک ہونے کی اجازت چاہتے ہوئے۔ ان دعاؤں کا متمنی ہے جو تعزیت گزاروں اور فاتحہ خوانوں کے حق میں صبر و سکون کے لئے زبانِ اقدس سے کی جائیں تاریخیں کسی فاتحہ خوانی کی تقریب میں پڑھوا دی جائیں تو اس فقیر کی عزت افزائی کا باعث ہوں گی۔

(خادم المشائخ فقیر ضیاء القادری)

تجویز تعزیت

مجلس شیدائیاں نبی کراچی کا یہ خصوصی جلسہ سب سے پیشتر دنیائے اسلام کے ایک جلیل القدر بزرگ اعلیحضرت عاشقِ تاجدار مدینہ عالم علم و عرفانِ نبوت سید العلماء راس العرفاء الحاج مولانا صوفی پیر جماعت علی شاہ قبلہ عالم محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ خوانی اور مغفرت کے لیئے دست بدعا ہے۔ اس کے بعد تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ تمام اراکین اور شیدایانِ مجلس انتہائی اندوہ و ملال کے ساتھ حضرت سید الاصفیاء قدس سرہ کے سانحۂ وصال پر حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ خانقاہ مبارکہ علی پور سیداں اور تمام صاحبزادگان و اراکینِ خاندان و پسماندگان کی خدمت میں تجویز تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت قبلہ عالم کے رب تعالےٰ سے دعا مغفرت اور متوسلین کے لئے توفیق صبر و سکون کی استدعا کرتے ہیں۔ اس دور آخر میں ایک ایسے جلیل القدر عظیم الشان عالم اور درویش خدا رسیدہ کا وصال ایک ایسا نقصان عظیم ہے جس کا ازالہ محال ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں اور شیدائیانِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت ممدوح کی روحِ پر فتوح کو اعلےٰ علیین میں اپنی خصوصی برکتوں سے مستفیض فرماوئے۔

تاریخ وصال

قطب الاقطاب اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مرشدنا الحاج حافظ صوفی حنفی سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بجلسۂ تعزیت منعقدہ ستمبر ۱۹۵۱ء میں پڑھی گئی

رہنمائے راہ حق ذی مرتبہ صاحب کمال۔ شیخ عصر و قطب دوراں مرشد روشن خیال

سید و شاہ جماعت حاجی و ابن علی۔ نقشبندی عارفِ حق ذاکر و حسن خصال

چھوڑ کر دار فنا وہ جانبِ عقبیٰ گئے۔ آپکو حاصل ہوا ہے وصلِ ربِّ ذو الجلال

جنکے دل ہوتے ہیں زندہ عشق رب پاک سے۔ رہتے ہیں دائم وہ زندہ نزد ربِ لم یزال

سینکڑوں مردہ دلوں کو آپنے زندہ کیا۔ آپکا رشد و ہدایت تھا یقیناً بے مثال

گو بظاہر ہیں جدا لیکن ہیں باطن میں غرق۔ آپکا فیضانِ روحانی ہے بیشک لازوال

ہاتفِ غیبی سے خبر اب عالم ملکوت سے

پاگئے قربت خدا کی۔ کہدیا سالِ وصال

۱۳۷۰ھ

موت العالم موت العالم

ازعالیجناب حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب خطیب جامعہ سکرٹریٹ لاہور

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

واجب الاحترام عالیجناب فیض مستطاب حضرت پیر شاہ صاحب
دام اللہ برکاتہم۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، حضرت قبلہ امیر ملت کے وصال نے عالم اسلام کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچایا ہے۔ آج آسمان بھی یقیناً رو رہا ہے۔ اس لاثانی شخصیت نے کونسی اسلامی اور ملی تحریک تھی۔ کہ اس کو چار چاند نہ لگائے ہوں شدھی کے خلاف بے مثال جہاد ہنود کی شاطرانہ چالوں سے مسلمان کو آگاہ کیا۔ خلافت کی تحریک میں بہت بڑی قربانیاں کیں۔ لیگ میں روح ڈالی۔ خالص حنفیت کی عدیم النظیر خدمات سرانجام دیں۔ محبت رسول اکرم کا جذبہ لاکھوں انسانوں میں پیدا کیا۔ رات دن عبادات نعت کے اشغال صبح وشام اوراد۔ صرف ایک خود ہی نہیں۔ ایک منٹ بھی ایسا نہیں گزرا کہ مسلمانوں کے جم غفیر کے ساتھ اللہ تعالے کے حضور میں نہ گذرا ہو۔ صدہا مدارس اسلامیہ کی اعانت درس نظامی کے صدہا اداروں کی امداد علمائے ربانی کی سرپرستی پیران عظام کی خدمت مکی ومدنی (خدا کے ہمسائے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے در اقدس کے گدا) لوگوں کے ساتھ بیسیوں برس نیک سلوک دشمنوں کے ساتھ احسان۔ گنہگاروں کی غلطیوں پر قلم عفو وعظمت کے دریا بہائے۔ پند ونصائح کی مجالس میں ساری عمر بسر فرمائی۔ سنت نبوی پر عمل۔ اور جود وسخا میں اپنی مثال آپ۔ لاکھوں کی رہنمائی گمراہوں کی دستگیری۔ قل ان صلوتی ونسکی و محیای ومماتی پر چل کر دکھا دیا۔ خالص عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کے غمخوار۔ اور عقیدتمندوں کے دلدار۔ غرض یہ روشن زندگی لکھوں تو ہزار صفحہ کی کتاب بلا مبالغہ لکھ ڈالوں ہر عنوان اپنے اندر واقعات وسیر کی دنیا رکھتا ہے۔ باقیات الصلحات میں ادارے ہی نہیں۔ مساجد و معابد ہی نہیں۔ بلکہ نیک متقی اور صالح اولاد چھوڑی ہے۔ کہ جس کی آج کل نظیر نہیں اللہ تعالے ان کے صدقہ میں ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اس نیک اولاد کا سایہ تاقیامت ملت اسلامیہ کے سر پر قائم رکھے۔ رسمی طور پر کئی باتیں لکھنا (دانستہ نہ لکھیں) کہ رواج سے وابستگی نہیں۔ سب کی خدمت میں مودبانہ سلام قبول ہو۔

ازعالیجناب مولانا عبدالمجید صاحب سالک

بی۔اے۔ سابق ایڈیٹر اخبار انقلاب

حضرت قبلہ شاہ صاحب

اسلام علیکم۔

میں یہاں آیا ہوا تھا۔ پرسوں واپس لاہور جا رہا ہوں آج دفعتہً یہ خبر حسرت اثر سنی۔ کہ قبلہ عالم سید جماعت علی شاہ صاحب کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط بے حد صدمہ ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ حضرت مرحوم مغفور مجھ پر ہمیشہ بے حد شفقت فرماتے تھے۔ چند سال سے ملاقات کا موقع نہیں ملا تھا۔ لیکن اس دلی لگاؤ میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ جو ۱۹۱۰ء سے شروع ہوا تھا۔ اور مدت العمر رہا۔ اللہ تعالے ان کو اعلے علیین میں جگہ دے اور آپ کو اور دوسرے بھائیوں کو لاکھوں عقیدتمندوں کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ ایسی ذوات محترم ومقدس آج کل کے زمانے میں نایاب ہیں۔ اللہ تعالے آپ کو حضرت کے

نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

(عبد المجید سالک سابق ایڈیٹر انقلاب لاہور)

نقل قرارداد انجمن خدام الرسول گجرات پاکستان

مورخہ ۳ ستمبر۔ انجمن خدام الرسول جامعہ مسجد چوک پاکستان گجرات کے زیر اہتمام منعقدہ آج کا نمائندہ اجلاس صوفیوں کے بادشاہ حامی شریعت واقفِ رموز طریقت الحاج حافظ سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کی وفات حسرت آیات اور اس روحانی چشمہ فیض کے بند ہو جانے پر جو علی پور کی مقدس سرزمین سے جاری تھا دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ نیز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے حضرت قبلہ شاہ صاحب کو جنت الفردوس جیسی نعمت سے مالا مال کرے۔ اور تمام مسلمانوں کو ان نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(حکیم سید بہار شاہ۔ ناظم انجمن خدام الرسول جامعہ مسجد چوک پاکستان گجرات)

از کمترین غلام سرکار علی پوری

محمد کرم الٰہی

شیعہ جماعت علی متقدائے سبط پیغمبر شہر ہر دو سرا
متقدائے سالکین و واصلین صدر بزم عارفین و کاملین
بحر الطاف و کرم جود و سخا مصدر فیض و نوال و ہم عطا
مرشد صاحبدلان والاصفیا پیشوائے عارفان والاتقیا
دستگیر بے بسان و بیکساں ماوئی دلدادگان و دل خستگاں
رو بگردانید از دارِ فنا شد رواں از ما سوئے دار البقا
آں قیوم وقت آں قطب زماں
از جہاں شد چوں سوئے جنت رواں
قدسیاں مشتاق بہر مقدمت ایستادہ رضواں بہر کرمت
سال رحلت ہاتفے دادہ ندا
شد بجنت۔ وارث محبوب خدا!
۱۳۷۰

جلسہ تعزیت

منعقدہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء مسجد اعظم معسکر بنگلور میں طے شدہ قرار دادیں

قرار داد نمبر ۱۔ آج برادران طریقت معسکر بنگلور کا یہ جلسہ متفقہ طور پر پیر و مرشد حضرت سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور آپ کی مفارقت کو خدام کیلئے خصوصاً اور قوم کے لئے عموماً ناقابلِ تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور بصمیم قلب دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے حضور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور تمام متعلقین و خدام کو صبر جمیل بخشے۔ قرار داد نمبر ۲ کہ جلسہ طے کرتا ہے کہ مذکور قرار داد کی ایک نقل آپ کے صاحبزادگان رحمت عنوان و ہدایت نشان کی خدمات میں بھیجی جائے اور ایک نقل تمام اخبارات کو روانہ کی جائے۔

از جانب جملہ خدام و برادران طریقت معسکر بنگلور

از صاحبزادہ پیر ابراہیم صاحب

بجلیر چک ۱۱۹

مخدوم و مکرم حضرت صاحبزادہ صاحب سلام علیکم

آج حادثہ ارتحال آنحضرت کی اطلاع پاکر دل کی جو حالت ہوئی وہ خدا ہی جانتا ہے۔ حضرت والد مرحوم سے حضرت کو ایک خاص تعلق تھا۔ اسی تعلق کی بنا پر مجھے آج ا محسوس ہوتا ہے۔ کہ حضرت کی دفات والد مرحوم کی بہری دفات۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط ہجرت کے بے پناہ مصائب نے مجھے حضرت کی زیارت سے بے نصیب تو رکھا ہی تھا۔ لیکن یہ امید بدستور رہی کہ ایک بار دربار میں پہنچینگے۔ تو ان تکالیف کی تمام کدورت دھل جائے گی۔ آہ! آج یہ امید بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ اب کون ہمیں اس لطف و کرم سے نوازیگا۔ اب کس کی نگاہ لطف ہماری پرستش کریگی

کیوں نہ ہو اہل جہاں کو بے قراری ہائے ہا
چھپ گیا وہ مصدرِ انوار باری ہائے ہا
چھپ گیا جب آفتاب اہتدائی ہائے ہا
روشنی فیض کی امید داری ہائے ہا

صاحبزادگان پیر ابراہیم صاحب عالی مقام کی خدمت میں مضمون واحد ہے

(پیر ابراہیم صاحب)

عالیجناب پیر سید نذر محی الدین صاحب ٹبالوی

کوٹھی نمبر ۱۲ ایمپل روڈ۔ لاہور

کریم الشیم الاخ المحترم حفظ اللہ عنا الکم

السلام علیکم۔ حضرت شاہ صاحب رضوان اللہ علیہ کے ارتحال کی خبر موجب قلق ہوئی۔ ان غفران پناہ روحانی عالم میں وہ نام پیدا کر گئے ہیں۔ جو کہ اسلامی دنیا میں محبت اور عزت کے ساتھ یاد رہے گا۔ آں ممدوح کے باقیات صالحات کی تصویر سے مشائخ عظام اور علمائے کرام کی تاریخ کے اوراق مزین رہیں گے۔

سالہا گوشش جہاں زمزمہ زا خواہد بود
زیں نواہا کہ دریں گنبد گرداں زدہ است

حضرت شاہ صاحب نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کی اشاعت میں نصف صدی سے زیادہ وقت نہایت سرگرمی میں صرف فرمایا۔ جسکے لئے جماعت سواد اعظم ہمیشہ آں ممدوح کو خراج تحسین ادا کرتی رہے گی۔ اللہ تعالےٰ آپکو آں محترم کی جانشینی کے فرائض ادا کرنے میں اعلےٰ درجہ کی تائید عطا فرمائے۔

ہم سب اہل خاندان کیطرف سے اور دربار قادریہ فاضلیہ ٹبالہ شریف) کی جانب سے مذکورہ بالا سطور قبول فرمائیے۔ والسلام۔ دعاگو دعاجو

سید نذر محی الدین قادری (سجادہ نشین ٹبالوی)

از عالیجناب حضرت صاحبزادہ حافظ ظہور علی شاہ صاحب

چورا شریف ۸ ستمبر

محترم و مکرم حضرت صاحبزادہ صاحب

حضور اعلیٰ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات تمام دنیائے اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا موجب بن گئی ہے۔ آج صاحبزادگان چورا شریف

کے دلوں سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ وہ کیا چراغ تھا۔ جس کے گل ہوتے ہی چورا شریف کی محفل سونی سونی نظر آنے لگیں۔ دینی انجمنیں اجڑ گئیں۔ مدرسے رو رہے ہیں۔ یتیم خانے آہیں بھر رہے ہیں۔ ہر قسم کے تعلیمی و امدادی اداروں پر ہو کا سا عالم خاموشی چھا گئی۔ سب حیران ہیں کہ ہوا تو کیا ہوا۔ وہ ہمارا مربی کہاں چلا گیا۔ وہ ہمارا مشفق و غمخوار کدھر روپوش ہو گیا۔ آج پاکستان کے دینی حلقے یتیم ہو گئے جمعیت نے سر لپیٹ لیا۔

سب سے بڑھ کر ستم یہ ہوا۔ کہ اسلام کا درد اب دل کی تلاش میں سرگرداں ہو رہا ہے۔ مگر اسے کوئی ٹھکانا میسر نہیں آ رہا ہے ہمت و استقلال آج کسی بوڑھے پیکر کو ڈھونڈ رہے ہیں کتاب آزادی کے بعض منتشر گوشوں کا شیرازہ بند آج اسی کام کو خدا کے سپرد کر کے رخصت ہوا۔ مدینۃ الرسول سے آنے والی ہواؤں سے فرحت محسوس کرنے والا آج خود انہیں عنبری ہواؤں میں جا بسا۔ جدہ کے اس پار رہنے والوں کے لئے علی پور کی سرزمین کو سراپا استقلال و مجسم انتظار بنانے والا چشم عالم کے لئے خود ہی ایک مستقل انتظار بن گیا۔ صف اصفیا بلا سالار کے رہ گئی۔ کتاب تصوف کا دیباچہ گم ہو گیا۔ آسمان ولایت اپنے آفتاب کو ڈھونڈ رہا ہے کوئی تاریکی سی تاریکی ہے۔ شریعت کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ طریقت کا چہرہ بے رونق ہو گیا۔ معرفت کا چشمہ خشک ہو گیا۔ متلاشیان حقیقت ویرانوں میں بھٹکنے لگے۔ اب انہیں صراط مستقیم کیطرف کون پکارے گا۔ آہ آج اسلام کے باغ کی بہار رخصت ہو گئی۔ چورے شریف کی سرزمین پر پھونک پھونک کر قدم رکھنے والا عشق کے زندہ جاوید نقش پا اس سرزمین پر بھی چھوڑ گیا۔ باواجی صاحب کا عاشق صادق رخصت ہوا۔ لیکن حریم باواجی میں قیامت تک ان الفاظ کی گونج سنائی دیتی رہے گی۔ کہ سب کچھ ملا جو مل گئی اس در کی حاضری۔ خدا ہمیں قیامت میں اس محبوب حق کا ساتھ نصیب کرے اور مستقبل قریب میں اس محبوب خدا کے مزار کی زیارت آمین

راقم تمام صاحبزادگان علی پور شریف کے ساتھ شریک غم ہے۔ والسلام۔ صاحبزادہ حافظ ظہور علی شاہ خلف بالکا پیر صاحب مرحوم

تاریخ وفات حسرت آیات اعلحضرت امیر ملت

۲۶، ذیقعد ۱۳۷۰ھ رضی اللہ تعالے عنہ بشب جمعۃ المبارک

عرض کردہ۔ فقیر سید محمود شاہ محبوب مجادی سنی حنفی جماعتی ہزاروی عفی عنہ

زار نالید آسمان و ہم زمیں — رفت امیر ملت و ہم شاہ دیں

چوں تہہ و بالا نگہ بد زانکہ رفت — شاہ جماعت شاہ عالم مہ جبیں

حامئی دین و سنت مقتدائے اہل دیں — حافظ قرآن و سنت صاحب عشق و یقیں

آں امام اہلسنت عارفاں را پیشوا — کو سبق بردہ ز ہر خوبی دیں

شاہ شاہاں میر میراں و فقیر — نائب قرآن مظہر محبوب رب العالمین

مجلس او درس آیات سنن — صورتش را نور خواں سیرتش انوریں

رفت سلطان زماں نالاں جہاں از رحلتش
درسہ پیشش حفظ و حج و علم دیں
قطب عالم غوث کونین میر ملت نور حق
مرشد محمود سید ہست در دنیا و دیں

از کرم الٰہی غلام کمترین

پیر علی پور پیر جہان — ہمہ نور بخش ہمہ نور جان
جہان سر بسر زیر احسان او — جمیع مومناں زیر فرمان او
حبیبِ رسول و حبیب خدا — مطاعِ جہان بود مشکل کشا
او بحر سخا بود او ابر کرم — کسے از در او نہ رفتہ دژم
در ش قبلۂ اہل ایمان را — رخش کعبۂ اہل ایقان را د
جہان را صبیح نورِ ایمان داد — غلاماں را نور عرفان داد
جہان روشن از نور انوار او — یقیں محکم از شہد گفتار او
کمر بست و سوئے جناں شد رواں — ہمہ خادماں آہ و گریاں کناں
ازسال وصلش چو کردم صدا — بگفتا بگو شیخ حق آشنا ۱۳۷۰
خدایا علی پور درخشندہ باد — تابندہ باد پائندہ باد

میرا آقا کیسا

بیاد حضور پرنور سراپا برکت جناب ظل سبحانی قطب ربانی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حقائق آگاہ واقف رموز ازلی مع اللہ سرکار علی پوری رح

ید بیضا و دمِ روح فزا — موسیٰ و طور و مسیحا کیسا
معجزے دونوں نظر آئے ہمیں — ہے توجہ میں تماشا کیسا ء
نور ایمان تھی رویت جسکی — ہم سے چھپ گیا ہے فرشتہ کیسا
بزم تھی بزم ملائک جس کی — سب عالم ہے پریشاں وہ جلسہ کیسا
عاشق زار کو مرنا ہے ضرور — جانِ جاں جائے تو جینا کیسا
شب جمعہ روح مبارک کر گئی پرواز۔ ہو گیا مقبول وہ باغ جناں کیسا
یوم ہفتہ جب حاضر دربار ہوا حافظ۔ ہو گئی رخ انور کی زیارت مدعا کیسا
ماہ ذیقعد سال تیر سو ستر ۱۳۷۰ھ
صوفیِ صاف عارف باللہ کیسا (سلطان احمد تسیم پشاوری)

۱؎ جس باغ میں حضور پرنور کا مقبرہ تیار ہوگا۔

از جناب محمد طاہر صاحب فاروقی ایم اے پروفیسر

اسلامیہ کالج پشاور ۲ر ستمبر

مخدومی و مطاعی زادت مکارمکم و مد ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہٗ۔ زاہد میاں کے خطوط سے حضرت قبلہ عالم کی علالت کا حال معلوم کر کے سخت تشویش تھی۔ ان کو برابر خط لکھ کر حضور کا حال معلوم کرتا رہا۔ اور جلد سے جلد حاضر ہو کر قدم بوسی حاصل کرنے کا قصد تھا۔ یہ گمان بھی نہ تھا۔ کہ آج کے اخبار سے یہ علم ہوگا کہ سرکار واصل بحق ہوئے۔ حیف صد حیف انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ تمام عالم اسلام و جملہ اہالیانِ پاکستان) اور خاص کر متوسلین و معتقدین کے لئے سخت روح فرسا اور دل گداز ہے۔ ہمارا ماوی و ملجا جاتا رہا۔ ہمارا دستگیر و مشکل کشا ہم سے چھوٹ گیا۔ سخت تر صدمہ یہ ہے کہ اس عاجز کو اب تک مکروہات و علایق کے باعث حاضر ہونے کی توفیق نہ ہوئی۔ اب یہ ظاہری آنکھیں دیدار سے ہمیشہ کو محروم ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس جگر پاش ہم صلح کو معلوم کر کے دل و دماغ معطل اور قلب جگر بیکار ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ پر لگا کر اڑوں۔ اور لحد مبارک کے گرد طواف کر کے آنسوؤں کے ہار اور عقیدت کے پھول نچھاور کروں۔ لیکن اپنی حاضری سے قبل فوراً یہ عریضہ پیش کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اسکے ہمراہ خود بھی حاضر ہوتا ہوں۔ تاکہ مزار پاک کی قدم بوسی کے ساتھ حضور کی خدمت میں بھی باریابی حاصل کروں۔ آہ۔ حضور قبلہ عالم کے اسم مبارک کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ عنہ شامل کرتے ہوئے قلم لرز جاتا ہے۔ ہمیشہ مد ظلہم العالی لکھنے کی عادت رہی۔ اور خیال یہی تھا کہ حضور ایک سو دس سال ابھی اور تشریف فرما رہیں گے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی اس جسمانی جدائی کا تصور نہ آتا تھا۔ حیف صد حیف۔ آہ صد آہ۔ لیکن یہ کیا کہہ رہا ہوں۔ حضور تو زندہ جاوید ہیں۔ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

تاریخ وصال قطب المحققین رہنمائے سالکین حافظ و مفسر و محدث حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ نقشبندی علیپوری رحمۃ اللہ علیہ

چراغ دین محمدی ۱۳۷۰ھ — چراغ اولیائے حق ۱۳۷۰ھ — چراغ کعبۂ دو جہاں ۱۳۷۰ھ

(گذارندہ: مغموم و محزون خادم و تلمیذ حضرت قبلہ محی الدین گلشن حیدرآبادی)

(بحسن اہتمام۔ محمد عثمان خلیق حیدرآبادی)

وفات نامہ

کیوں سیہ پوش ایک عالم ہے — کیوں علی پور بزم ماتم ہے
سانحہ آج کوئی پیش آیا — ہلتی زنجیر عرش اعظم ہے
ذکر قال الرسول قال اللہ — کیوں یہ موقوف آج یکدم ہے
ہوگیا آفتاب علم غروب — سرنگوں دین کا پرچم ہے
اک اندھیرا جہاں پہ ہے چھایا — پھیلی تاریکی شب غم ہے
پھول گلشن میں ہیں گریباں چاک — آج کیوں زار زار شبنم ہے
آج ہے نوحہ خواں ہر ایک بشر — سر تسلیم اور رضا خم ہے
اک قیامت ہے چار سو برپا — خوں فشاں اپنی چشم پرنم ہے
باغ فردوس میں ہوا داخل — جو حبیب نبی اکرم ہے!
چومتے ہیں فرشتے تربت کو — یہ وقار آپ کا مسلم ہے
تھے جماعت علی جو روشن دل — ہر جگہ ذکر پیر اعظم ہے
اب جماعت میں وہ نہیں رونق — بزم درہم ہے اور برہم ہے
ہدف ناوک ستم ہے مگر — قلب مضطر ہے درد پیہم ہے
ماہ ذیقعدہ کی تھی ستائیس (۲۷) — جس سے آگاہ ایک عالم ہے
شب جمعہ پیام حق آیا! — یک صد و دس (۱۱۰) سال عمر اکرم ہے
گلشن شاعری میں آئی خزاں — کس سے اصلاح لیں یہی غم ہے
ہائے کس سے کہیں فسانہ غم — راز داں کوئی ہے نہ محرم ہے
ہیں جماعت میں پانچ حرف شریک — پانچ حرفوں کا وصف کیا کم ہے
ہے محمد کی میم اس میں شریک — ہاں یہی اسم اسم اعظم ہے
لب پہ جاری رہیگا پیر کا نام — جب تک اس جسم زار میں ہے
ہے تسلی اسی میں اے گلشن — یہی غمخوار اور ہمدم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسرار اولیاء اللہ لا یخفٰی

عبدالعزیز محمد بخش

مریدوں کے فرائض

اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

سالہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات

تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

اولیاء اللہ۔ خداوند جل شانہ کے مقبول اور محبوب برگزیدہ بندگان ہوتے ہیں۔ اور وہ نورانی نوربخش وجود خداوندی کے نور ہی سے آراستہ اور پیراستہ ہوتے ہیں۔ اور وہ ذاتی صفات انسانی کو ترک کر کے اخلاق خداوندی اور نورانیت سے نہ صرف خود مستفیض ہوتے ہیں۔ بلکہ تمام جہان ان کی نورانیت سے روشن ہوتا ہے۔ اور تمام مخلوق خدا کو انہی کے صدقہ میں انعامات عطا ہوتے ہیں۔ جس پر قرآن شریف اور حدیث تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم شاہد اور اس کے موید ہیں۔ بلکہ ارشادات امام الائمہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ارشادات حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ارشادات خواجہ خواجگان مشکل کشا بلاگرداں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ بر بلیغی اس تحریر کے موید ہیں۔ اور ان کی نورانیت تا قیام قیامت جہان اور جہاں کو نور ایمان عطا کرتی رہے گی۔ ان کے ظاہری جدائی سے ان کی نورانیت اور ان کے امداد روحانی میں کوئی فرق یا کمی واقعہ نہیں ہوتی۔ جس طرح تا قیام قیامت تمام اہل اسلام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی نوربخش گنبد خضرا کے دیدار پر انوار سے دل و دیدہ کو روشن اور منور کرتے ہیں۔ اسی طرح ان برگزیدگان خداوند کریم و مقبولان و متبعان رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی نورانیت اور فیضیابیت کے صدقہ میں تمام زائرین کو فیضیاب اور سیراب کرتے رہتے ہیں۔ اصل سرچشمہ نورانیت سرکار دو عالم ہی ہے۔ مگر مقبول غلامان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی سرچشمہ نورانی سے نور اکتساب کر کے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور تا قیام قیامت کرتے رہیں گے۔

خداوند تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ اولیاء اللہ فنا اور بقا سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اس کے لئے فنا کوئی شے ہی نہیں ہے۔ جب وہ خدائے صفات حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس میں بقدر مراتب صفات خدائی جلوہ گر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اور ان صفات کو جو خدائی صفات ایک مرد کامل کو خدا کی طرف سے عطا ہو جاتی ہیں۔ ان کو موت نہیں ہوتی۔ وہ اس پاک اور مقبول ولی اللہ کے جسم و جان کا ایک جزو لاینفک

ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ان کی حیات بھی۔ کرامت اور معطی انوار و برکات ان کی ظاہری ممات کے بعد بھی ان کے مقدس روضہ سے ویسے ہی انوار و برکات ہر زائر کو عطا ہوتی رہتی ہیں۔

صاحبان آپ سب کو علم ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر الملت امام الاولیا و الاصفیا، مرشد السالکین و الکاملین سید نا و مرشد نا بظاہر ہم غلامان سے جدا ہو کر ہم غلامان کو داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہم غلامان کے اب کیا فرائض اور کیا کیا ذمہ داریاں ہیں۔ میں اس سلسلہ کو بدوں کسی تشریح یا عبارت آرائی کے ناظرین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی تفسیر میں بعض مفسرین نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی تفسیر یوں ہے۔ کہ الا ان اولیا اللہ لا یموتون بل ینتقلون من الدار الی الدار۔ ان کو مولیٰ کریم کی طرف سے حیات ابدی عطا ہو جاتی ہے۔ شعر

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق	ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(۱) اس لئے اولاً ہم کو سرکار کو زندہ جاوید سمجھنا۔ اور ان کی ابدی زندگی پر یقین رکھنا چاہیئے۔

(۲) یہ کہ جو ارشادات سرکار نے فرمائے ہوئے ہیں۔ ان پر اسی طرح عمل کرنا جس طرح حضور کی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ جو جو کچھ حضور نے فرمایا۔ اس کی بدل و جان تعمیل کریں۔

(۳) سرکار کی ہر شے متبرکہ کی ایسی تعظیم و تکریم کی جاوے جس میں گستاخی یا بے ادبی کا شائبہ بھی نہ ہو جس طرح حضور کی زیست ظاہری کے ایام میں عزت کرتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ احترام کیا جائے۔

ان کے مریدوں کا فرض اولین کیا ہے۔ سمجھے اور اس پر عمل کرے۔ ؎

تا نہ مے خانہ و مے نام و نشاں خواہد بود	؎	سر ما خاک رہ پیر مغاں خواہد بود
حلقہ پیر مغانم ز ازل در گوش است	؎	ما ہمانیم کہ بودیم و ہماں خواہد بود

(۴) سرکار علی پوری قدس سرہ العزیز کی اولاد مکرم و معظم کی ویسی ہی تعظیم تکریم اور احترام کیا جائے۔ جیسا کہ سرکار کا

(۵) سرکار کی اولاد کی محبت کو عین ایمان سمجھنا چاہیئے۔ ایسی محبت کی جائے۔ جس طرح سرکار سے کی جاتی ہے۔

(۶) سرکار علی پوری قدس سرہ العزیز کے اولاد کے ارشادات سے محبت سے تعمیل کی جائے۔

(۷) مال و جان سے ان کی خدمت ہی کو ایمان جاننا چاہیئے۔

(۸) اس مقدس اور متبرک مکان کا جہاں پر حضور قیام فرما تھے۔ اس کا ادب و احترام کیا جائے۔ شعر

بر زمینے کہ نشاں کف پائے تو بود	سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

(۹) اسی آخری آرامگاہ جہاں سرکار کے وجود کو رکھا گیا ہے۔

نہ صرف اس کا ادب و احترام کیا جائے۔ بلکہ نہایت ضروری اور لازمی اور ثبوت ایمان و محبت یہ ہے۔ کہ اس کو ایک ایسی لاثانی اور بے نظیر یادگار بنایا جائے۔ کہ چشم فلک حیران ہو رہے۔ جس طرح حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک بے نظیر اور بے مثل پیر اور تخلقو باخلاق اللہ پر عامل تھے۔ اسی طرح ان کا روضہ اقدس بھی۔ لاثانی اور بے نظیر تعمیر کیا جائے۔ کیونکہ روضہ اقدس سے نورانیت اور برکات تا قیام قیامت حاصل ہوتی رہیں گی۔

بر سر تربت شان چون گذری ہمت خواہد
کہ زیارت گاہ رندان جہان خواہد بود

(۱۰) جو جو کام حضور اقدس نے شروع کئے۔ اور وہ سرانجام پذیر نہ ہوئے۔ ہم غلامان کا فرض اولین ہے۔ کہ ان تمام کاموں ان تمام عمارتوں کو تکمیل کر کے حضور کی روح کو مسرور کیا جائے۔ مثلاً روضہ اقدس کے علاوہ مسجد نوریہ کو مکمل کیا جائے۔ مسجد نوری کی تعمیر سے ایک مسجد بنانے پر آپ کو خلد بریں میں اعلیٰ مکان ملے گا۔ قبلہ حضور کی خوشنودی ہوگی۔ دوم حضور کی خوشنودی ہوگی۔

مسجدے کاندر درون اولیا است
سجدہ گاہ جملہ است آنجا خدا است

قطعہ تاریخ وصال پُر ملال حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جنید ثانی حضرت علیپوری شریف نور اللہ

از خاکپائے اہل اللہ مفتی ضیاء الدین ضیا ناظم جمعیۃ العلماء کشمیر آف پونچھ

آہ جنید زمانہ ناگہاں
مہبطِ انوار ایزد فی الحیان

سبط حسنؓ آلِ حسینؓ آہ دریغ
در شریعت رہبر پیر و جوان

مصدرِ برکات ایزد سرتا
در طریقت بود قدوۃ عارفان

در حقیقت ذات او قدسی صفات
مخزن اسرار الٰہی عیان

حافظ وافر حاصلش در معرفت
ذات عالی ہمچو مہر ضوفشاں

ارجعی در گوش مبارک باداں
گفت لبیک رفتہ بسوئے جنان

شد سراسیمہ جہانے زین الم
نوحہ گر زین سانحہ خورد و کلان

آہ از انتقالش ہند بل شرق و عرب
ہر یکے زیر فلک گریہ کنان

لیکن ما اکثر فرقتش در چار سو
آمدہ در گوش کیہان و مہان

شبلیٔ دوراں چو سلف آمدے
اندرین دوران بزیر آسمان

بارک اللہ ہم قمر ز اہل بیت
شادمان فرقت کنان اندر جنان

بے سر اندیشہ ضیاء سالِ وصال
بود امیر شریعت بے گمان

۱۳۷۰ھ

افکارِ حزیں

برحلت حسرت آیات اعلیٰ حضرت قدوۃ السالکین امام العارفین امیر ملت اسلامیہ نور اللہ مرقدہٗ

نتیجۂ فکر غلاماں غلام حاجی فقیر محمد خادم قصوری بفرمائش حضرت صاحبزادہ سید انور حسین صاحب قبلہ

آج رخصت ہو گئے شاہ جماعت شاہِ دیں !
فیض سے جن کے سکوں پاتا تھا ہر قلب حزیں

آسماں ہے آج کس کے سوگ میں ماتم کناں — کس کا نوحہ پڑھتی ہیں صحنِ چمن میں قمریاں
آج کیوں ہر آنکھ سے جاری ہے اک سیل رواں — چل بسا ہے آج دنیا سے محبِ بیکساں

وہ نبی کا لاڈلا زہرا رضہ کا پیارا چل بسا
بے کسوں کا ۔ غم نصیبوں کا سہارا چل بسا

وہ کہ جس کے نور نے بخشی ضیاء عالم کو بھی — جس سے کچھ امید پاکستان کے پرچم کو بھی
کافی جس کی اک نظر ہر دیدہ پرنم کو بھی — پر خبر کیا تھی کہ خطرت منتظر ماتم کو تھی

آج قدرت نے دکھایا آنکھ کو ہے وہ سماں
رو رہی ہے خود زمیں بھی آج زیرِ آسماں

جس کی ہیبت سے لرز جاتے تھے سب قلب ہنود — جس کے اک ادنےٰ اشارے پر بھی سب کی ہست و بود
جس کی خدمت سے کہ حاصل تھا مقام محمود نہ — تھا کہ جس کے دم سے تھا مسلم کی ہستی کا وجود

اس کی ہستی آج دنیا میں مگر باقی نہیں
مے بھی ہے میخانہ بھی موجود پر ساقی نہیں

اس کی قربانی شہید گنج کا ہے واقعہ — ہے خلافت کا زمانہ بھی مگر اس کا گواہ
خدمتِ ملت میں رہنا اس کا ہر شام و پگاہ — کھینچ لیتی تھی صفِ آدم کو اس کی اک نگاہ

اس کی ہر قربانی ملت کے لئے تمثیل تھی ـــ
ظلمتِ باطل کی خاطر چمکتی قندیل تھی ـــ

حاجی و حافظ و عالم میرِ ملت آپ تھے — ماحیٔ بدعت اور بطلِ حریت آپ تھے

سنتِ نبوی پہ قائم خود محدث آپ تھے — ملّی اور مادری سے خود رکھتے محبت آپ تھے

شاد ہو جاتی تھیں آنکھیں جس کا چہرہ دیکھ کر
آج رو اٹھتی ہیں آنکھیں اس کا روضہ دیکھ کر

وہ زمانہ لیگ کی تنظیم کرنا آپ کا — اور الیکشن کی بابت فتویٰ دینا آپ کا

خود جناح صاحب کو تحفے پیش کرنا آپ کا — مسلماں کی ہر طرح امداد کرنا آپ کا

ووٹ مسلم لیگ کو دو آپ کا پیغام تھا
ہند میں پاکستان بنانا آپ ہی کا کام تھا

ان کے اوصافِ حمیدہ کیسے ہوں مجھ سے بیاں — جلتے تھے آپ کے سب ملک کے پیر و جواں

قلم کیا لکھے کہ کیا کیا آپ میں تھیں خوبیاں — جب گئے حج کو رہے واں نانے کے ہی مہماں

رو رہی ہے نظم اور تحریر سے لاچار ہے
کاغذوں کا ڈھیر ان کی مدح کو درکار ہے

آج یارانِ طریقت کا سہارا اٹھ گیا — ہے فلک روتا کہ اک روشن ستارا اٹھ گیا

کشتیٔ امیدِ ملت کا کنارا اٹھ گیا — اٹھ گیا سبطِ نبی اللہ کا پیارا اٹھ گیا

مطمئن ہوتی تھیں نظریں جس کی عظمت دیکھ کر
چیخ اٹھتا دل ہے خالی باب[۱] رحمت دیکھ کر

یا خدا باغِ جماعت تا ابد کھلتا رہے — اس کا ہر پودا ہمیشہ پھولتا پھلتا رہے

فیض ان کے در سے ہر پیر و جواں پاتا رہے — روضۂ اقدس پہ خادم جاتا و آتا رہے

آنکھ سے اوجھل ہیں دل سے محو وہ ہوتے نہیں
دل سے ہم روتے ہیں گو ہم آنکھ سے روتے نہیں

---

۱ حضور کی اپنی زندگی میں ہمیشہ تشریف فرمائی کی جگہ ۔

جلسۂ ایصالِ ثواب

بندہ غلام رسول گوہر صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور کوٹ عثمان خان

شہر قصور مسجد میاں کالا کوٹ عثمان خان میں گذشتہ جمعرات ۶ ستمبر کو جماعت خدام کے زیرِ اہتمام زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین قیوم زمان قطب دوران امیر الملت مولانا الحاج حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کا ختم مبارک دلایا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد قرآن خوانی ہوئی اور تقریباً تین دفعہ قرآن پاک ختم کیا گیا۔ اور پچھلی رات کو بہت سا پھل لایا گیا۔ اور حفاظ قرآن نے قرآن پاک کے رکوعات کی تلاوت فرمائی۔ اور صابر صاحب اور قصور کے دیگر نعت خوانوں نے وجد آفریں نعت پڑھ کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اور مولانا عبد العزیز خطیب جامع مسجد کوٹ غلام محمد خاں نے مختصر وعظ فرمایا۔ اور غرباء و مساکین اور شاملین ختم کو زردہ اور پلاؤ کھلایا گیا۔ دو دیگیں ایک زردہ اور ایک پلاؤ کی پہلے سے تیار تھیں۔ بعد ازاں میاں نبی بخش صاحب صدر جماعت خدام الصوفیہ نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ ہم غلاموں کی طرف سے قرآن خوانی۔ اطعام طعام اور نعت خوانی اور وعظ کا ثواب بطور نذرانہ قبلہ عالم شیخ الشیوخ ہمارے آقا و مرشد امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کے حضور میں پہنچایا جائے۔ اور صاحبزادگان بلند اقبال اور ناچیز غلاموں کو رب العالمین صبر جمیل عطا کرے۔ امین۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کا حادثہ انتقال

افسوس ہزار افسوس کہ حضرت قبلہ جناب مولانا مولوی الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی محدث علی پوری سیداں ضلع سیالکوٹ نے جو دنیائے شریعت و طریقت کے ایک مسلمہ مقتدر رہنما اور باقیض بزرگ جلیل تھے ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء یوم جمعہ کو بعمر ایک سو دو ۱۰۲ سال رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت قبلہ پیر صاحب کے مریدین و خلفا کا بہت وسیع سلسلہ اطراف و اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ بڑی باقیض ذات گرامی تھی ۲ ستمبر یوم اتوار کو بعد نماز فجر حضرت کے ممتاز خلیفہ ہند حضرت محترم جناب مولانا مولوی الحاج حامد حسن صاحب قادری جماعتی پروفیسر سینٹ جانس کالج آگرہ نے اپنی روحانی عقیدت و محبت سے اپنے دولتکدہ پر مجلس ایصال ثواب منعقد کی جس میں بکثرت مسلمانوں نے شرکت کی۔ اور سترہ بار قرآن پاک کا ختم ہوا جس کا ثواب مرحوم کی روح طیبہ طاہرہ پر ایصال کیا گیا۔ اور شام کو بعد عصر اسی مقام پر محفل وعظ منعقد ہوئی جس کے بعد لنگر طعام ہوا اور تبرک تقسیم کیا گیا۔

مدیر دبدبۂ سکندری کو بھی حضرت قبلہ پیر صاحب علیہ الرحمۃ سے شرف نیاز حاصل تھا۔ اور اس کے دبدبۂ سکندری کو بھی شرف

حضوری حاصل تھا۔ میں اس حادثہ کے غم و حزن کو بے اندازہ پاتے ہوئے حضرت قبلہ علیہ الرحمتہ کے تمام پسماندگان اور کل وابستگان سلسلہ عالیہ بالخصوص اپنے مکرم و محترم حضرت قادری صاحب موصوف سے اس ناقابل تلافی صدمہ میں اظہار تعزیت و ہمدردی کرتا ہوں۔ افسوس ہزار افسوس۔ ایک بدر منیر تھا نہ رہا۔

احمد آباد۔ ۱۷ $\frac{۹}{۵۱}$ ۷۸۶

بخدمت اقدس حضرت صاحب قبلہ مدظلہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیریت بخیریت۔ بعد از ادائے آداب غلامانہ خدمت اقدس میں عرض ہے۔ کہ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کی خبر جانکاہ جو نہی پہنچی۔ دل تڑپ اٹھا۔ اور وہ رنج و غم اور قلق ہوا۔ جو آج تک نہ ہوا تھا۔ ایک دہشت سی ہو گئی۔ حضور قبلۂ عالم روحی فداہٗ کی ذرہ نوازیاں۔ بندہ پروریاں۔ اور کرم فرمائیاں یکے بعد دیگرے سامنے آنے لگیں۔ غلام کا ایک عرصہ سے خیال تھا۔ کہ جیسے بھی حالات سازگار ہوں۔ اولین فرصت میں حضور پرنور قبلہ عالم روحی فداہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ مگر ولئے بدنصیبی کہ حالات سازگار نہ ہونے تھے۔ نہ ہوئے اور یہ آخری شرف بھی حاصل نہ ہو سکا۔ ہائے افسوس۔ غلام کا خیال تھا۔ کہ اب ہمارے سروں سے حضور انور کا سایۂ رحمت ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا۔ اور ہم حضور پر نور کی نظر عنایات سے محروم ہو گئے یہی حال شاید اور زیادوں کا ہو۔ لیکن حضرت مولوی صاحب قبلہ نے یہ فرما کر تسلی دی۔ کہ حضور قبلۂ عالم روحی فداہ کا سایہ رحمت نہ اٹھا ہے۔ اور نہ اٹھیگا۔ بلکہ حضور کے روحانی فیوض اب پہلے سے دوگنے ہو گئے۔ اور حضور کی تجلیات بھی پہلے سے زیادہ ضوفشاں ہوتی رہیں گی۔ نیز یہ فرمایا۔ کہ حضور قبلہ عالم روحی فداہ اب بھی زندہ ہیں۔ اور ہمارے حال سے ایسے ہی واقف ہیں۔ جیسے پہلے تھے حضرت مولوی صاحب قبلہ کا وجود تم احمد آباد والوں کے لئے حضرت قبلہ عالم کی بہترین نعمت ہے۔ خدا کرے آپ کا سایہ ہم پر ہمیشہ ہمیشہ قائم دائم رہے۔ آمین۔

جمعرات ہی کے روز حضور کی خدمت اقدس میں حضرت مولوی صاحب قبلہ نے ایک تار دی جو نہ معلوم جناب کو ملا بھی یا نہیں۔ اسی روز رات کو ختم خواجگان پڑھا گیا۔ اور حضور قبلہ عالم کو ثواب بخشا گیا۔ تیسرے روز بعض انوار کے روز احمد آباد کے رواج کے مطابق زیارت کے فاتحہ کا جلسہ اس مسجد میں جہاں حضرت مولوی صاحب قبلہ امام ہیں۔ بڑی شان سے بعد نماز فجر منعقد ہوا جس میں لوگ نہایت شوق سے جوق در جوق آنا شروع ہوئے۔ اور تمام مسجد کھچا کھچ بھر گئی۔ تمام کے چہروں سے انتہائی رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔ قرآن خوانی ہوئی جس کا ثواب سرکار علی پوری روحی فداہ کو بخشا گیا۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب قبلہ نے کچھ ایسے انداز میں وعظ فرمایا۔ کہ حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اور رنج و غم میں بھی قدرے تخفیف ہوئی۔ اثنائے وعظ میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے مناقب بھی بیان فرمائے۔

دربار شریف کے تمام خورد و کلاں حضور قبلہ عالم روحی فداہ کے نور ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے سایہ رحمت ہیں۔ اور ہم

دور افتادہ غلاموں کی امیدیں تو جناب سے وابستہ ہیں۔ امید قوی ہے۔ کہ جناب ہم دور افتادہ غلاموں پر پہلے سے زیادہ نظر عنایت اور شفقت فرمائیں گے۔

دیگر یہاں حضور کی دعا کی برکت سے ہر طرح امن ہے۔ گرمی بہت ہے۔ بارش کی قلت ہے۔ دعا فرمائیں کہ باران رحمت نازل ہو۔ اشیا کی گرانی بھی بہت ہے۔ کاروبار ٹھنڈے پڑے ہیں۔ حضور کے کرم اور دعا کا ہر وقت محتاج ہوں۔ آخر میں دعا ہے۔ کہ ؎ آپ سلامت رہیں ہزار برس ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار۔ آمین ثم آمین

جملہ یاران طریقت کی جانب سے سلام علیکم قبول فرمائیں۔ گھر میں سے اور سب بچے ہاتھ جوڑ کر سلام علیکم عرض کرتے ہیں۔

دور افتادہ نکما نکارہ سگ دربارِ عالیہ عبد الکریم :—

۷۸۶

حبیب محمد خان اکنٹراکٹر
دارالسلام غوث پورہ۔ حیدرآباد دکن

محترمی و معظمی حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ

اسلام علیکم۔ حضرت قبلہ عالم کے انتقال کی کیفیت سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اللہ پاک حضرت قبلہ عالم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جمعہ کے روز یہ افسوسناک خبر ریڈیو کے ذریعہ ۱۲ بج کر پچاس منٹ پر بعض برادران طریقت نے سن کر ہم تک پہنچائے۔ یقین نہیں ہوتا تھا۔ لیکن پھر ۵ بج کر ۴۰ منٹ پر اور ۹ بجے شب سن کر بہت سارے برادران طریقت قاری صاحب کے پاس جمع ہو گئے۔ اور یکشنبہ کو فاتحہ سوم کا اعلان اخبارات کو بھجوایا گیا۔ چنانچہ بعد نماز ظہر سے ختم قرآن شروع ہوا۔ تقریباً (۲۵) قرآن مجید ختم کئے گئے۔ قاری صاحب نے جو مسجد بنوائی ہے وہاں مردانہ کا انتظام تھا۔ اور مکان میں زنانہ کا انتظام نہایت کافی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ اسی طرح دوسرے یکشنبہ کو فاتحہ دہم رکھی گئی اس میں بھی ویسی ہی کثرت رہی اور قرآن خوانی کی گئی شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعض یاران طریقت نے نظمیں پڑھی جو مرسل خدمت ہیں۔ جملہ یاران طریقت کی جانب سے وہاں جملہ یاران طریقت و جملہ صاحبزادگان کی خدمت میں سلام و قدمبوسی عرض ہو۔

تلہ گنگ

بعالی خدمت حضرت مآب والاشان جناب پیران پیر صاحب جی دام ظلکم۔

اسلام علیکم۔ جناب پیر صاحب کی اچانک وفات کی خبر سن کر سخت افسوس اور رنج ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے لئے فرشتہ رحمت تھے۔ خوش اخلاقی دیانت داری اور صاف باطنی کا مجسمہ تھے۔ خدا کی مرضی ایسی ہی ہوگی میں خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہوں۔ کہ خداوند کریم جناب پیر پیران صاحب کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دیوے۔ اور ہمارے دینے مشعل راہ ہووے۔ آمین۔ میری طرف سے اور میرے اہل خانہ کی طرف سے آنجناب کو اور جناب مائی صاحبہ کو بہت بہت افسوس ہووے۔ آپکا خادم۔ خداداد پنشنر سکنہ تلہ گنگ ضلع کیمبل پور۔

راولپنڈی
۲-۹-۵۱

مکرمی و معظمی جناب حضرت صاحبزادہ صاحب

از محمد سعید راولپنڈی

السلام علیکم ۔ حضور قبلہ عالم باباجی صاحب کی رحلت کے متعلق ریڈیو میں سنا۔ اور اخبارات میں بھی پڑھا دل کو ازحد صدمہ ہوا۔ خداوند کریم آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور حضور باباجی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ ویسے حضور نے بندہ کو ایک ہفتہ پیشتر خواب میں فرمایا تھا۔ کہ ہم تیار بیٹھے ہیں۔ اور چارج صاحبزادہ صاحب محمد حسین شاہ صاحب کو دے دیا ہے۔ یہ خواب حضور کی رحلت صاف صاف بتا رہی تھی۔ آخر جس چیز کا خطرہ نظر آتا تھا وہ ہو کر ہی رہا۔ آج کل چھٹی بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔ فی الحال اپنے والد صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ میرے والد صاحب حضور کے اُس وقت کے غلام ہیں۔ جب حضور جوانی میں تھے۔ امید ہے۔ بندہ بھی جلدی کوشش کر کے حاضر ہوگا۔

میرے اہل خانہ کی طرف سے اور والد صاحب کی طرف سے السلام علیکم اور اظہار افسوس عرض ہے۔ السلام علیکم۔

از محمد سعید چوہدری راولپنڈی شہر محلہ کرشن پورہ مکان ۸۸۸ سنیٹر کلرک محکمہ بجلی راولپنڈی

۷۸۶

۱۸-۹-۵۱
از چک ۳۳ مغربی

محترم جناب صاحبزادہ صاحب زاد عنایتکم

السلام علیکم و رحمتہ و برکاتہ۔ میں نے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۱ء کے زمیندار میں حضرت اقدس کی وفات حسرت آیات کے متعلق پڑھا۔ کہ آپ مورخہ ۳۱ اگست کو واصل باللہ ہو گئے ہیں۔ گو دنیا حادث اور فانی ہے۔ خواہ انسان ہزار ہا برس اس دنیا میں رہے۔ پھر بھی ایک دن اس سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ لیکن خوش نصیب اور بابرکت وہی لوگ ہیں۔ جو کہ اپنی زندگی قوم اور ملت کی اصلاح کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اور ملت کے لئے ان کا بابرکت وجود ایک مشکوٰۃ کی شکل ہے۔ گویا وہ نور علیٰ نور ہی ہوتے ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب کی وفات ایک معمولی انسان کی وفات نہیں بلکہ ان کی وفات ایک قوم کی وفات ہے کیونکہ آپ کی ذات بابرکات سے دنیا کے کروڑہا انسانوں نے فیض پایا۔ اور آپ ایک کامل راہنما کی حیثیت سے دنیا میں رہے۔ اور وہ بے مثل آفتاب تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خداوند کریم آپ پر بے انتہا برکات نازل فرمائے۔ اور غریق رحمت فرمائے۔ اور ان کے جانشین نے وہی صفات پیدا فرما کر اہل دنیا کے لئے فیض و ہدایت کا موجب بنائے۔ تاکہ علی پور کی خاک ہر تشنہ لب کی پیاس بجھانے میں خارق عادت کے طور پر کام کرے۔ آمین ثم آمین۔ جس خاندان کا چراغ ان کو داغ مفارقت دے جاوے اس خاندان کی غمی و بیقراری کی حالت کون بیان کر سکتا ہے۔ اب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند دو عالم قبلہ شاہ صاحب کی ذریت میں سے ویسے پاک وجود دنیا کے سامنے پیش کرے۔ جو کہ سر تا پا حسن اخلاق اور خدمت دین میں اپنی مثال آپ ہی ہوں۔ اور آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاک پا ناچیز۔ احقر العباد کرامت علی شاہ چک نمبر ۳۳

انجمن تبلیغ الاحناف لاہور۔ ۱۲ گوبند رام سٹریٹ۔ چیمبرلین روڈ۔ لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۵۱ء

عالیجاہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس سے قبل حضور کی خدمت میں تعزیت کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۱ء کو انجمن کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تعزیت کا ریزولیوشن پاس ہو کر اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شریف بھی مسجد غوثیہ قلعہ گوجر سنگھ میں ۱۷ ستمبر کو ہوا۔ جس میں سینکڑوں آدمیوں نے شرکت کی کئی قرآن شریف ختم ہوئے۔ اور اس طرح ایصال ثواب کی یہ محفل قبلہ عالم رح کے حضور نذر عقیدت پیش کر کے برخاست ہوئی۔ انجمن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ حضور قبلہ عالم رح کے چالیسواں کے موقع پر وفد بھیجے۔ ازراہ نوازش تاریخ چہلم سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ بابو غلام قادر۔ خواجہ محمد دین ڈار۔ مہر محمد طفیل۔ مولوی دین محمد و دیگر اراکین انجمن کی طرف سے بہت بہت سلام نیاز قبول ہو۔ نذیر احمد آنریری جنرل سیکرٹری انجمن تبلیغ الاحناف (امرتسری)

---

۱۷ ستمبر۔ مزنگ لاہور

بخدمت اقدس حضرت مولانا مولوی محبی و مخلصی جناب الحاج صوفی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اعلیٰ حضرت امام الاولیا غوث الاغواث صدر العلما پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف سے وہ صدمہ عظیم ہوا۔ کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ دنیائے اسلام اور خصوصاً دنیا کو ایک ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ پاکستان ہند اور اطراف عالم میں فیوضات روحانیہ کو پھیلایا۔ خدمت اسلام قوم و ملک۔ کے ہزاروں کام کئے۔ جو کہ جامع کتابوں میں ختم نہیں ہو سکتے۔ صاحبزادے۔ پوتے نواسے اور اقارب اولیا اللہ اور عالم کر دیئے۔ اور لاکھوں مجہول مطلق کو واصل باللہ بنایا۔ صدقات جاریہ کے بے حد و بے شمار کام کئے۔ پاکستان کے روحانی و ظاہری معمار تھے۔ مبارک وجود تھا مجھے خبر دوسری رات ملی جس سے پہنچ نہ سکا۔ جنازہ اور آخری زیارت کی سعادت سے محروم رہا۔ اس سے پہلے حضرت صاحب قبلہ عالم کے آتے رہے۔ ضعف کا حال لکھا ہوتا تھا۔ بے حد محبت مجھے ان سے تھی۔ اور ان کو مجھ سے ہر ایک کو یہی خیال تھا۔ کہ حضرت صاحب کو مجھے زیادہ نسبت ہے۔ میں یہاں پڑھ پڑھ کر بخشتا رہوں گا۔ آپ کے لئے یہ صدمہ بہت ہے آپ میری طرف سے دعا فاتحہ فرماویں۔ علی پور شریف چند دن تک حاضر ہو کر فاتحہ خوانی حضرات صاحبزادگان و بزرگان سے کروں گا۔ اور روضہ شریف پہ سلام و دعا و ایصال؛

صوفی مشتاق احمد کوٹلوی از مزنگ لاہور

لاہور

بخدمت اقدس اعلیٰ حضرت صاحبزادہ قبلہ مدظلہ

۱۳ اگست ۱۹۵۱ء

بعد از سلام مسنون و عرض قدمبوسی یہ بدنصیب غلام آپ کا ۔ بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہے ۔ کہ حضور پُر نور حضرت پیر و مرشد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال اطہر کی اطلاع کے دن ظہر کے وقت اس بدبخت ناچیز کو ملی ۔ بوجہ درد نقرس اور بوجہ الفاصل ناقابل نقل و حرکت ہونے سے دیدار آخری سے بھی محروم رہا ۔ حضرت پیر و مرشد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے شفقت و رحم و کرم سے امید واثق رکھتا ہوں ۔ کہ میدان حشر میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنے شربت دیدار سے حسب وعدہ ضرور مجھ بدبخت تشنہ کام کو سیراب فرمائیں گے ۔

جملہ صاحبزادگان بلند اقبال اور صاحبزادگان ہمایوں فال کی خدمت میں میری بدنصیبی کے وجود کا اظہار فرما کر معذرت طلبی فرمائی جاوے ۔ اس بدنصیب کی شریک حیات بھی محرومی دیدار کی بوجہ اس کے وہ اس وقت کراچی میں ہے ۔ برابر کی حصہ دار ہے اس کو بھی اس حادثہ جانکاہ کی اطلاع دی گئی ہے ۔ اللہ رب العزت میرے آقا زادوں کو حسب سابق اتفاق اور صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور میرے آقا پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک کا چراغ تاقیامت روشن و منور رکھے ۔ آمین ثم آمین ۔

زیادہ حد آداب ۔ خاندان جماعت کا حلقہ بگوش حرماں نصیب حمید خاں ۔

۷۸۶

حاجی محمد اسمٰعیل خاں
بنگلوری

محترمی حضرات صاحبزادگان ہدایت عنوان دام اللہ فیوضاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خیریت مزاج چاہئے گرامی حضور لامع النور پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال رحمت مآل کی خبر وحشت اثر ہم کو بذریعہ اخبارات و نشرگاہوں کے ملی ۔ . . . فوراً جناب حاجی علی محمد سیٹھ نقشبندی دام کرمہ کے دولت خانے پر تمام برادران طریقت جمع ہو گئے ۔ اور مجلس ایصال ثواب منعقد کی ۔ اس کے بعد بروز جمعہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۱ء بعد نماز جمعہ جلسہ تعزیت منعقد کیا گیا ۔ جس میں تمام خدام اور کثیر التعداد معتقدان جمع تھے ۔ حضور کی سوانح عمری پر تقریریں ہوئیں ۔ قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور ہوئی ۔ جو ارسال خدمات ہے ۔ آپ حضرات کے جانب سے خاص طور پر ہم کو کوئی ہدایت نامہ نہیں آیا جس کا سخت انتظار ہے ۔ شاید غم و پریشانی میں خطوط لکھنے کا موقعہ نہ ہوا ہوگا ۔ صبر و شکر کے متعلق آپ حضرات کو کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا یا لقمان کو حکمت سکھانے کے مترادف ہے ۔ تاہم بصد ادب دل کی گہرائیوں سے ان اللہ مع الصابرین کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے ۔ اور استدعا کی جاتی ہے ۔ کہ حضور کے صحیح معنوں میں جانشین بن کر بحر رشد و ہدایت کو جاری رکھیں ۔ اور ہم خادمان حضور کو آئندہ کیا کرنا چاہیئے ۔ لائحہ عمل بتا کر مستفیض کریں ۔ والسلام مع الاکرام ۔

ہم ہیں خادمان حضور ساکنان بنگلور سٹی ۔

ملتان چھاؤنی
۷-۹-۵۱

ع
گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو صبر و قرار ہے
کروں رنج و الم کا میں کیا بیاں میرا غم سے سینہ فگار ہے

میرے قبلہ ام و بزرگوارم سید اختر حسین شاہ صاحب

اپنے ایک گنہگار خادم کا مودبانہ سلام قبول فرمائیں۔

حضور پر نور مجدد وقت۔ قطب عالم شاہ صاحب امم کی اس عالم فانی سے تشریف لے جانے کا از حد رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آپ سب صاحبزادگان کو ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین ثم امین۔

ہماری چشم باطن کو وا کر دے تاکہ حضور قبلہ عالم کے فیوضات برکات ہم روحانی طور پر اسی طرح حاصل کر سکیں۔ ان کی گاہے بگاہے زیارت و فخر قدم بوسی جو حاصل ہو جایا کرتی تھی۔ تو ہمارے جیسے انسانوں کے لئے بڑی تسکین و راحت کا سامان تھا جس سے ہم بالکل محروم ہو گئے۔ جن کی باطن کی آنکھیں روشن ہیں۔ وہ تو اسی طرح ملاقات بھی کرتے رہیں گے۔ اور فیوضات سے بھی دامن بھرتے رہیں گے۔ خاص وقت میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و مہربانی سے ہمارے چشم و قلب روشن فرما دے۔ تاکہ ہم بھی حضور عالیہ کے فیوضات و برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں آپ سب صاحبزادگان کا سایہ رحمت اللہ تعالیٰ عرصہ دراز تک قائم رکھے۔ امین ثم امین۔ والسلام

شیخ سعید احمد ہیڈ کلرک رولنگ سٹاک ڈی ایس راہ محکمہ ریلوے۔

تعزیت نامہ از ملتان

مجدد دوران قطب زماں۔ امیر ملت اعلیٰ حضرت جناب حضرت شاہ صاحب محدث علی پوری روحی فداہٗ دام برکاتہم کے وصال پر ملال کی وحشت ناک خبر ۳۱ اگست کو سنی جس کے سننے سے ایک سنسنی پھیل گئی بخصوصیت سے یاران سلسلہ و معززین شہر کو بے حد صدمہ ہوا۔ تمام یاران سلسلہ و معززین شہر حاجی خوشی محمد صاحب خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت کے مکان پر بطور فاتحہ خوانی شام تک حاضر ہوتے رہے۔ ۲/۹ کو جامع مسجد میں برائے سوئم خادمان حضور پر نور نے انتظام کیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں برادران اسلام شریک ہوئے۔ گیارہ قرآن شریف کا ایصال ثواب روح مبارک کو ہدیہ کیا گیا۔ جناب حضرت مولانا مولوی سید مرشد علی صاحب مجددی و جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ نور الاسلام مولانا مولوی مفتی احمد سعید شاہ صاحب کاظمی امروہی نے حضور پر نور کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حاضرین کو کھانا کھلایا گیا جس شان کے حضور قبلہ عالم روحی فداہٗ تھے اسی شان کے ساتھ ملتان شریف میں خادمان حضور نے ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ یہ تمام کام خلیفہ مجاز حاجی خوشی محمد صاحب و دیوان ارجمند علی صاحب رہتکی و حاجی محمود صاحب رہتکی کے زیر سرپرستی پایہ تکمیل پہنچا تمام پیر بھائیوں نے بخوشی تمام دل سے اس کار خیر میں حصہ لیا۔

خاکسار علی بخش خاں سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ملتان

۷۸۶

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ۔ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جلسۂ تعزیت

مسلمانانِ میسور نے آج ریڈیو پر یہ خبر وحشت اثر سنی ہے کہ اعلیٰحضرت امیر ملت قبلہ عالم علامہ مولانا الحاج حافظ صوفی پیر و مرشد سید **جماعت علی شاہ صاحب** قبلہ نقشبندی قادری مجددی محدث علی پوری کا علی پور سیداں پنجاب میں وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حقیقت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ حضور نے اپنی صد سالہ زندگی ہندوستان اور دوسرے ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کی بے نظیر خدمت پر صرف کر دی۔ اور تصوف اور طریقت کی عام اشاعت، قربانی، علم و عمل دونوں کے ہاں جناب امام وقت تھے۔ آپ کا انتقال پُر ملال عالم اسلام کے لئے صدمہ عظیم ہے۔ اور ایسا نقصان جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ مریدوں معتقدوں اور عموماً سب مومنوں مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس موقعے پر اظہار رنج و ملال کریں۔ اور حضور کی روح پر فتوح کے لئے ایصال ثواب کا انتظام کریں۔ اس سلسلے میں یکشنبہ ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو مسجد اعظم میسور میں بعد نماز عصر ختم قرآن شریف اور بعد عشاء ۹½ بجے جلسۂ تعزیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ برادرانِ اسلام سے درخواست ہے کہ ان مبارک محفلوں میں شریک ہو کر ایصال ثواب میں حصہ لیں۔ اور حضور کے مبارک حالات سن کر فیض حاصل کریں۔

یارانِ طریقت میسور۔

منجانب حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین

درگاہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز رح اجمیر شریف

بخدمت جناب الحاج مولانا محمد حسین صاحب دام ظلکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت محترم الحاج جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سے بے حد صدمہ ہوا۔ موصوف کے وجود گرامی سے بڑی تقویت قلبی رہتی تھی۔ تمام سلاسل کے لئے آپ کی مقدس ذات مایہ فخر تھی۔ پر گردش روزگار صدیوں میں ایسی گرامی ہستیاں پیدا کرتی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ فنا کے بے درد ہاتھوں کی گرفت خلق اللہ کو ایسی برکات جاریہ سے محروم کر دیتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ظاہری طور پر آنکھوں سے اوجھل ہونے کا احساس رنج و غم کی صورت قلوب پر مسلط ہو رہا ہے۔ ورنہ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو دائمی اور حقیقی زندگی اب حاصل ہوئی ہے۔ اور وہ اہل محبت کے

درمیان ہمہ وقت تشریف فرما ہیں میں بیمار تھا. بہت تاخیر سے تعزیت پیش کر رہا ہوں. معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو ایسے غیر مترقبہ نعمت کے چھوٹ جانے پر صبر و شکیبائی عطا فرمائے۔ اور حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کو وہ درجات عالیہ عطا فرمائے جس کے آپ مستحق ہیں۔ اور رہیں تا قیامت امر ایش اور برکتیں ہوتی رہیں۔ میرے برادران بکرم اور تمام خاندان کی طرف سے دلی عذر خواہی اور ہمدردانہ تعزیت قبول فرمادیں۔ والسلام۔

خیر اندیش دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر شریف حال سرگودھا چک نمبر ۱۲

۷۸۶

مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم رجسٹرڈ
کچہری روڈ ملتان

سیدی و سندی و مولائی حضرت قبلہ پیر سید محمد حسین صاحب دام برکاتہم العالیہ
مسند آرائے حضرت قبلہ محدث علی پوری قدس سرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ، مزاج عالی! حضور قبلہ عالم امیر ملت قدس سرہ العزیز کی وفات حسرت آیات پر ہم خدام کو جو قلبی صدمہ پہنچا محتاج بیان نہیں۔ حضور قبلہ علیہ الرحمۃ کی یہ جدائی ملت اسلامیہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان عظیم ہے۔ مولا تعالیٰ حضور علیہ الرحمۃ کے مراتب عالیہ جنات الفردوس میں بلند فرمائے۔ اور آنحضرت دامت برکاتہم العالیہ کو نیز جمیع متعلقین کرام و مریدین و مسترشدین کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ آمین اور حضور قبلہ قدس سرہ العزیز کی روحانی رحمتوں اور برکتوں سے ہم سب کو ہمیشہ مستفید فرماتا رہے۔ وماذالک علی اللہ بعزیز۔ مدرسہ انوار العلوم حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی تعزیت کے سلسلہ میں بند رہا۔ مدرسہ میں ختم قرآن مجید اور فاتحہ کی گئی۔ اور جلسہ تعزیت ہوا تمام ادارہ انتہائی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہ ایزدی بصدق دل داعی ہے۔ کہ مولا تعالیٰ بتصدق حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت ادام اللہ اقبالہم کا سایۂ عاطفت ہم خدام کے سروں پر دراز فرمائے۔ آمین ثم آمین والسلام

مع الاکرام فقیر سید احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ ہذا

خان بہادر حاجی بخشی مصطفیٰ علی خاں
مہاجر مدینہ شریف

میرے آقا و مولیٰ حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم
وجمیع دیگر صاحبزادگان دودمان اشرف اعلیٰ حضرت قبلہ عالم امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باہزاراں ادب ؎

می رود از فراق شہ خون دل از دو دیدہ ام ٭ دجلہ بدجلہ یم بہ یم چشمہ بچشمہ جو بجو

جمعہ ۷ ستمبر مطابق ۵ ذوالحجہ قبل ظہر وردو مکتوب حضرت صاحبزادہ پیر جمید رشاہ صاحب نے بندہ بیمار کے قلب میں ایسا تیر مارا کہ خونِ رواں پانی پانی ہو کر مثل چشمہ دیدۂ چشم سے ابلنے لگا حضور پرنور قبلہ عالم نائب شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ نہ پسند فرمایا کہ یہ غلام آپ کے وصل حق ہونے کے بعد پھر آپ کے دربار شریف میں حاضر ہوا۔ تو اس بندہ کو ہجرت مدینہ منورہ کی تلقین فرمائی۔ اور آپ راہیٔ جنت الفردوس ہو گئے مریدوں اپنے متوسل و معتقد پر ماں باپ سے زیادہ شفیق اور اس غلام بے دام پر سب سے زیادہ شفیق اب جب دنیا سے پردہ پوش ہو گئے ہیں۔ تو اس سایۂ رحمت و شفقت کے اٹھ جانے پر بندہ کیوں نہ ماتم کرے۔ یا حضرات صاحبزادگان والا تبار جیسا سایۂ پدری و جدی آپ کے سروں سے اٹھ گیا ہے۔ اس غلام کے سر پر سے بھی اٹھ گیا ہے۔ دل پر تکلف صبر کی تلقین مانتا نہیں کیا کیا جاوے۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو اور ہم تمام کو صبر جمیل کی استطاعت سے نوازے۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار کو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہنشاہی تخت انور واقدس کے بالکل قریب اعلےٰ علیین میں جنت الفردوس میں مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

بندہ کے قلم میں زیادہ لکھنے کی اس وقت طاقت نہیں۔ دل بیٹھا ہے۔ آنسو رواں ہیں۔ بندہ کا مقام منزل کل سے مقام ماتم بنا ہوا ہے۔ برادرانِ طریقت و معلمین و دیگر حضرات و اکابر سب کی تشریف آوری ہو رہی ہے۔ ہر ایک ماتم کر رہا ہے۔ سب کو کڑوڑ ہا افسوس ہو رہا ہے۔ کہ اس زمانہ کی دنیائے اسلام کی بہترین افضل ترین ہستی دنیا سے رخصت فرما گئی۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کے احسانات و انعامات کا کچھ تذکرہ ہوتا ہے۔ کچھ آپ کے خلق عظیم کا کچھ آپ کے عشق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ آپ کے تقویٰ و زہد کا کچھ ذکر آپ کے پکے سے پکے ایمان و اعمال کا کچھ ذکر آپ کا بے دینوں سے جہاد کا۔ سب باتوں کی یاد ہمیں رلاتی ہے۔ رلاتی ہے۔ اور رلاتی ہے اور بس۔

ایسی حالت حزن میں ختم شریف کا مختصر انتظام کیا گیا اور آج یوم ہفتہ ۶ ذوالحجہ یعنی ۸ ستمبر بعد نماز فجر ختم قرآن شریف مع سورہ ذوتل شریف اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے حق میں پڑھا گیا۔ اور گو یقیناً بالیقین وہ ہماری دعاؤں کے محتاج نہیں۔ ہم نے اپنا ناچیز حق اس طرح آج ادا کیا۔ اور ان شاء اللہ المستعان چالیسواں کا ختم شریف مدینہ منورہ میں اس غلام کے انتظام سے ہوگا۔

جو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا بھی اب مسکن ہے۔ وہاں اس غلام کے انتظام سے ہوگا۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی جو جمعہ ۳۱ اگست گذشتہ ہے۔ اسی جمعہ کو وقت بوقت قفس عنصری سے روح اقدس کی جانب اعلیٰ علیین پرواز کی جو جمعہ ۳۱ اگست گذشتہ ہے۔ اسی جمعہ کو وقت بوقت اشراق جبکہ یہ بندہ مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد القادری کے مکان میں حاضر تھا۔ حضرت مولوی صاحب قبلہ بوقت اشراق حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دولتکدہ میں تشریف لاتے ہی بندہ سے فرمایا۔ بخشی صاحب ابھی ابھی حرم شریف سے سلام بحضور سرور انام صلی اللہ علیہ وسلم عرض کر کے آرہا ہوں۔ میں نے وہاں اپنے سلام عرض کرتے ہوئے اپنے سامنے اعلیٰ حضرت قبلہ عالم کو دیکھا۔ پشت اقدس میری جانب تھی۔ سر پر مخصوص عمامہ

سر ادب سے جھکا ہوا - اور آپ دست بستہ مواجہہ شریف کے سامنے سلام عرض کر رہے ہیں - دیکھئے اعلیٰ حضرت تو علی پور
شریف میں رونق بخش ہیں - مگر آپ کی روح اقدس مدینہ طیبہ کی سیر فرما رہی ہے - سبحان اللہ وبحمدہٖ! آپ کا کیا ہی بلند درجہ ہے
آپ اس عمر میں اس دنیا میں مامور من اللہ ہیں!!

آہ! اس وقت نہ حضرت مولوی صاحب قبلہ کو علم تھا، نہ کسی اور کو کہ اسی شب قفس عنصری سے نکل کر روح مبارک جانب
جنت الفردوس مدینہ منورہ کے راستہ سے روانہ ہو رہی ہے - حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حج پر تشریف فرما ہوتے - تو مدینہ منورہ
ہو کر مکہ معظمہ تشریف لے جاتے - احرام مدینہ شریف میں باندھ کر دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے
باہزاراں ادب سلام عرض کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مکہ شریف روانہ ہوتے - اب جب جنت الفردوس
میں طلبی ہوئی، تو اب بھی دربار پر انوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر سلام مودبانہ پیش فرما کر اجازت سے حضور پر نور
شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جنت سدھارے ہیں - سبحان اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسے اور کتنے
ارفع و اعلیٰ درجہ کے عاشق تھے -

فداک روحی امی وابی یا حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ! یا اللہ باری ہمیں توفیق عطا فرما استطاعت بخش کہ اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے اور آپ کی ہدایت پر عمل کرتے رہیں - اور روز قیامت آپ کا دامن پکڑ کر ہم مقام محمود میں
آپ کے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوں، آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم -

---

بشارات بعد از وصال

(۱) حاجی محمد بوٹا صاحب سرکار علی پوری قدس سرہٗ کا ایک نہایت دیرینہ غلام ہے - جو سال ۱۹۰۷ء سے ہر سال زیارت
حرمین الشریفین کے موقعہ پر ہر سفر میں اعلیٰ حضرت کے ہمراہ رہا ہے - اور شب و روز بلا ازخود رفتگی مکان خود سرکار علی پوری
کے ہمراہ آپ خدمت میں عمر بسر کر دی - اس کی زندگی باعث صد رشک ہے - آنحضرت کے وصال کے تیسرے دن پیر کی
رات ۲ ستمبر کو خواب آیا - کہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم کے لئے ایک بے پہیہ نورانی گاڑی آئی ہے - لانے والے بھی نورانی بندگان ہیں
گاڑی میں سرکار کو سوار کر لیا، میں بھی بڑھ کر سوار ہونے کو تھا - کہ خدام گاڑی نے روک دیا - اور فرمایا کہ تم کو ابھی نہیں لے جانا
ہے - اور میرے دیکھتے دیکھتے ہی گاڑی کو اڑا کر آسمان کی طرف خلد بریں میں لے گئے -

(۲) میاں فیروزدین سیالکوٹی بعد از نماز تہجد پانچ ستمبر کو درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گئے - کہ دیکھا کہ قبلہ عالم علی پوری ایک خوبصورت
باغ میں جس میں ایک عالیشان محل موجود ہے - اس محل میں ایک لعل و جواہر کے جڑاؤ تخت پر تاج نورانی زیب سر کئے جلوہ افروز
ہیں - اور خدام دست بستہ حاضر ہیں - حضور نے ان کو فرمایا - کیوں خاموش کھڑے ہو - درود شریف باآواز بلند پڑھو -
چنانچہ صلوات باآواز بلند پڑھنی شروع ہوئی - میں بھی صلوات پڑھنے میں شامل رہا - تا آنکہ فجر کی اذان میرے کان میں پڑی میں بیدار
ہو گیا -

صفحہ ۵ کے آگے۔ (میری سرکار کا بقیہ

کہ تو یہاں سے چلو۔ رات بھر بے چینی رہی نیند نہ آسکی۔ صبح ہوتے ہی مقامی ڈاکٹر سید سردار علی شاہ کو بلایا گیا۔ انہوں نے کچھ خواب آور اور کچھ بخار دور کرنے کے لئے دوائیاں دیں جس کی وجہ سے طبیعت میں قدرے سکون محسوس ہوا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا۔ کہ پنسلین کے ٹیکے لگنے چاہئیں۔ جو ضروری طور پر منگوائے گئے اور روزانہ لگوائے گئے۔ جن سے بخار اور پیشاب کی تکلیف کو قدرے افاقہ ہوا مگر نیند بالکل نہ آتی۔ ہیرن کے ٹیکے اور لیور کے ٹیکے بھی لگوائے گئے۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد آپ نے فرمایا کہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اور ارشاد ہوا۔ کہ حکیم خادم علی صاحب کو بلاؤ۔ کیونکہ انگریزی علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ فقیر اسی روز سیالکوٹ آکر حکیم صاحب سے مشورہ کرکے دوائی لے گیا جو پیش کر دی گئی۔ لیکن حکیم صاحب کی دوائی سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ نیند کا نہ آنا۔ پیشاب کی تکلیف اور کمزوری بدستور رہی۔ آخرکار حکیم صاحب خود تشریف لائے اور طبیعت کو دیکھ کر سرد دوائیاں تجویز کیں جن کے استعمال سے بھی کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ حضور نے ایک دن فرمایا کہ اختر (صاحبزادہ حافظ حاجی اختر حسین ہوتا) ہمیں سیروں خمیرہ کھلایا ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ کمزوری بدستور بڑھتی گئی۔ مگر قربان جاؤں۔ اسی پرتو خلق عظیم کے کہ باوجود انتہائی تکلیف کے پھر ملنے والے سے خیریت کی خبر اور گھر کے ہر قسم کے حالات کی دریافت آپ کے دماغ سے نہ اتری۔ چونکہ اب جگہ کم ہے حسب فرمان ایڈیٹر صاحب اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ باقی آئندہ اشاعت میں

ترے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری۔ حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

میں نے چند ایک دوستوں کو رسالہ کی اشاعت کے لئے پہلے بھی کئی بار عرض کیا ہے۔ فقیر کو ان سے شکایت ہے جن کے دلوں میں ذرا سا بھی کھٹکا پیدا ہو۔ شکایت بھی انہی سے ہے۔ اس کی اشاعت کو برقرار رکھنے کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ ؎

ہے تم سے محبت تو شکایت بھی تمہیں سے
غیروں سے شکایت ہے نہ شکوہ نہ گلہ ہے

(دعاگو سید انور حسین صاحبزادہ علی پور سیداں)

اعلان

زیر ہدایات صاحبزادگان عالی تبار قیوم العالم غوث الاعظم اعلیٰ حضرت امیر ملت نور اللہ مرقدہٗ کے متبرک و مقدس سوانح حیات جو ہر مسلمان کے لئے مشعل ہدایت ہیں عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ یاران طریقت کو چاہئے۔ جو جو حالات خاص اور کرامتیں سرکار علی پوری کی انکو معلوم ہوں تحریر کرکے بخدمت حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ علی پوری یا بخدمت ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ ارسال فرما دیں۔

شکریہ تعزیت

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر ملت سیدنا و مرشدنا و الدنا کے واصل باللہ ہونے پر اطراف و اکناف عالم سے۔ تعزیت ہمدردی کے بے شمار اور خطوط آئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے نہایت مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ رسالہ ہذا جملہ ہمدردان و عقیدت مندان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرکے اعلیٰ حضرت مرحوم مغفور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (صاحبزادگان امیر ملت علی پور سیداں)

اطلاعات

اعلیٰ حضرت امیر الملت روحی فداہ کی رحلت سے غلامانِ عقیدتمنداں کو جو صدمہ ہوا ناقابلِ بیان ہے۔ تمام غلامان نے اپنے اپنے دیہات اور شہروں میں بالخصوص کوئٹہ کراچی۔ ملتان۔ قصور۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ کنجاہ۔ کیمبلپور پشاور۔ کوہاٹ وغیرہ میں ایصال ثواب روح امیر الملت کے لئے مجالس فاتحہ خوانی منعقد کیں۔ جن میں نعت خوانی قرآن خوانی کے علاوہ غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور تبرکات تقسیم کئے گئے۔

جلسۂ تعزیت

موت العالم موت العالم ـــ

۱۴ر ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

برادران اسلام کو عموماً اور تمام خادمان و معتقدانِ حضرت کو خصوصاً اطلاع دی جاتی ہے کہ بروز جمعہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۱ء بعد نماز جمعہ مسجد اعظم معسکر بنگلور میں باجازت منتظمہ کمیٹی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر الملت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا و مرشدنا الحاج حافظ سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی محدث علی پوری کا تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں فاضل مقررین کی تقریریں ہونگی۔ تعزیتی قرار دادیں پاس کی جائیں گی۔ ایصال ثواب دعا کے بعد جلسے کا اختتام ہوگا۔

امید کہ تمام حضرات شریک جلسہ ہوکر ایصال ثواب روح حضرات کو مسرور اور ہم ممنون فرمائیں گے

عارفِ حق مرشد روشن ضمیر

پائے ہیں اب قربِ ربِّ ذوالجلال

آہ شیخ عصر موجودہ گئے

۱۳ ۷ ھ

کہدیا مائل نے بہ سالِ وصال

المستن عــــــ ـــــین

جملہ برادران طریقت معسکر بنگلور

اعلان ۔ چہلم شریف کی مجلس مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۱ء بروز یکشنبہ برائے ایصال ثواب محمد فتوح اعلیٰ حضرت امیر الملت رضی اللہ تعالےٰ عنہ منعقد کی گئی جس کی مفصل کیفیت بطور ضمیمہ انوار الصوفیہ شائع کی جاتی ہے (ایڈیٹر مولوی محمد امام الدین)